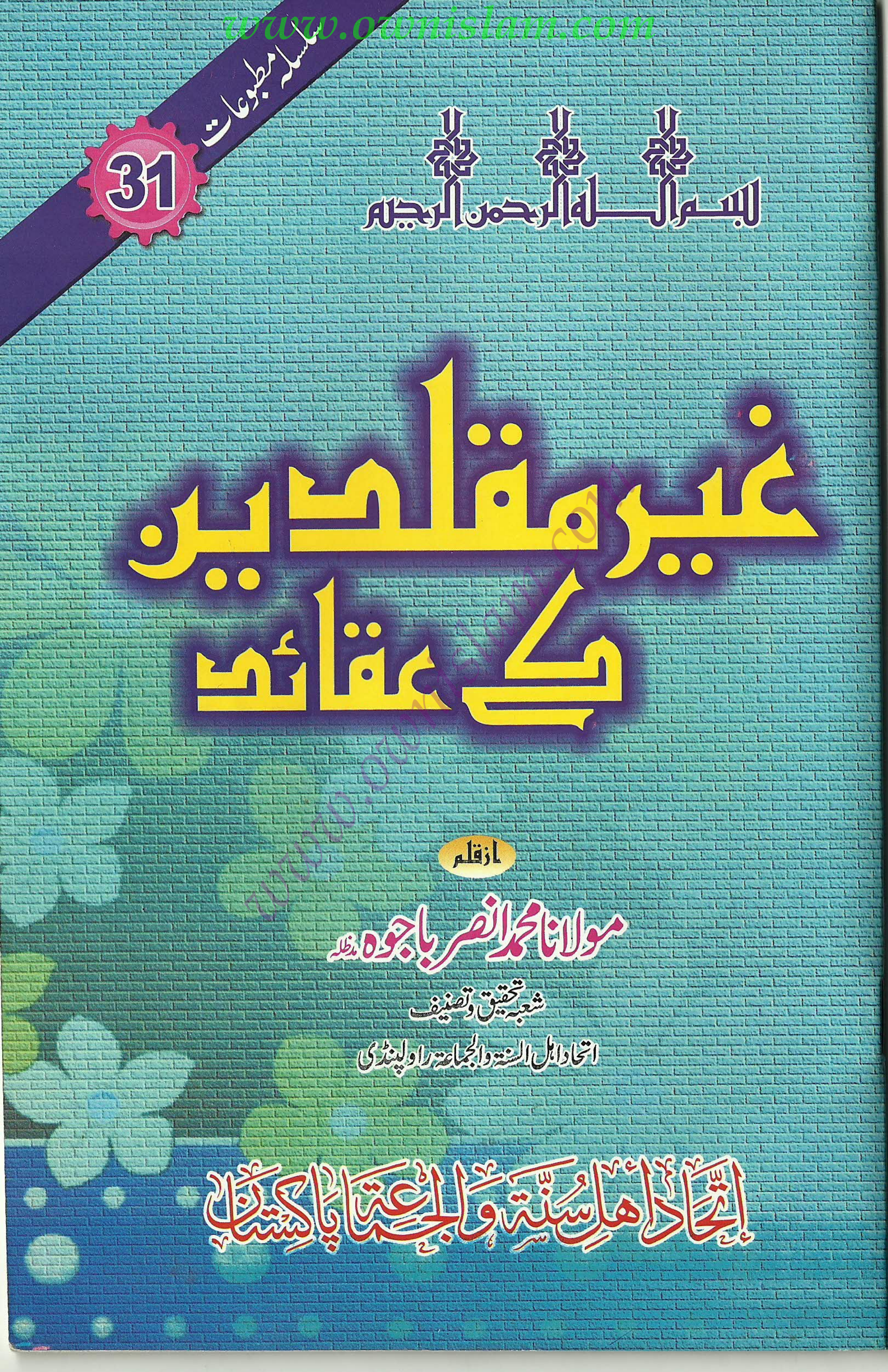

سلسلہ مطبوعات
31

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غیر مقلدین کے عقائد

از قلم

مولانا محمد انصر باجوہ مدظلہ

شعبہ تحقیق و تصنیف
اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ راولپنڈی

اتحاد اہل سنت والجماعت پاکستان

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذالک لمن یشاء (القرآن)

بے شک اللہ نہیں بخشتا جو اس کا شریک کرے اور بخشتا ہے
اس سے نیچے کے گناہ جس کے چاہے۔

غیر مقلدین

نام نہاد اہلحدیثوں کے

عقائد

از قلم:- مولانا محمد انصر باجوہ صاحب حفظہ اللہ

استاد شعبہ تحقیق و تصنیف اتحاد اہلسنت والجماعت پاکستان

ناشر:- اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان
87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا
فون نمبر 048-3881487 موبائل نمبر 0307-8156847

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ملنے کے پتے

مکتبہ اہلسنت والجماعت چک نمبر 87 جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا
048-3881487

جامع مسجد صدیق اکبرؓ چونترہ کالونی نئی آبادی نمبر 2 گرجا روڈ، راولپنڈی
0321-3603766
0300-7251496

مکتبہ الفاروق المدد پلازہ نزد چوہڑ چوک، راولپنڈی
0321-5036205

قیمت = /50 روپے

تقریظ

فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی ابوسلمان صاحب دامت برکاتہم

دارالافتاء جامعہ اسلامیہ صدر، راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے دنیا آباد کی اور لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیا علیہم السلام کا سلسلہ جاری فرمایا مصلح اور ہادی آتے رہے حتیٰ کہ داعی اعظم محمد ﷺ تشریف لائے انہوں نے دین کی محنت فرما کر انتقال فرمایا ان کے انتقال کے بعد جب صحابہ رضی اللہ عنہم سے مسئلہ پوچھا جاتا تو وہ قرآن اور پھر سنت سے جواب دیتے تھے اور جب ان میں مسئلہ نہ پاتے تو اجتہاد کرتے جیسا کہ، ابوداؤد کی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ والی روایت اس پر شاہد و عدل ہے۔ حدیث:۔ کیف تقضی اذا عرض لک قضاء قال اقضی بکتاب اللہ قال فان لم تجد فی کتاب اللہ قال فبسنة رسول اللہ ﷺ قال فان لم تجد فی سنة رسول اللہ. ولا فی کتاب اللہ قال اجتهد برائی ولا آلو فضرب رسول اللہ ﷺ صدره فقال الحمد للہ الذی وفق رسول رسول اللہ لما یرضی رسول اللہ ﷺ.

(ابوداؤد جلد دوم ص ۱۵۰ باب اجتہاد الرای فی القضاء)

ترجمہ:۔ اے معاذؓ جب تمھارے سامنے کوئی معاملہ اور مقدمہ پیش ہو تو کس چیز کے ساتھ فیصلہ کرو گے؟ تو آپ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ اس پر آپ نے فرمایا اگر تم اس معاملہ کا حل کتاب اللہ میں نہ پاؤ تو؟ آپؓ نے عرض کیا اللہ کے رسول کی سنت کے ساتھ آپ نے فرمایا اگر ان دونوں میں اس معاملہ کا حل نہ پاؤ تو؟ آپؓ نے عرض کیا کہ اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اس پر آپ نے فرمایا سب تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے اپنے رسول ﷺ کے رسول کو اس بات کی توفیق دی کہ جس سے وہ خوش ہوتا ہے اور اسی کو پسند کرتا ہے۔

۱۔ یہ روایت مسند احمد، ابن عدی، طبرانی، بیہقی، تلخیص الحبیر اور صحاح ستہ کی دو کتب ابوداؤد اور ترمذی

میں موجود ہے۔

۲۔ خطیب بغدادیؒ نے اس کو متصل عبادہ بن نسی سے اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن غنم اور انہوں نے معاذؓ سے روایت کیا ہے اور راویوں کے قوی اور ثقہ ہونے کے اعتبار سے یہ روایت صحیح ہے۔

۳۔ ابن القیم اعلام الموقعین میں فرماتے ہیں کہ جب گروہ کے گروہوں نے اس کو روایت کیا (اور تمام فقہاء نے اس سے دلیل پکڑی) تو اس کی صحت اور مشہور روایت ہونے میں شبہ نہیں ہے (۱۔۲۳)

۴۔ امام الحرمین نے اس روایت کی توثیق کی ہے "کمافی العمدہ"

۵۔ ابن القیمؒ فرماتے ہیں کہ معاذؓ کے ساتھی تو علم و عمل کے اعتبار سے معروف ہیں لہذا ان کی جہالت مضر نہیں ہے (۱۔۲۳)

۶۔ حارث بن عمرو مجہول نہیں بلکہ حافظ ابن حجرؒ نے تہذیب میں اس کے بارے میں ابن عدی سے نقل کیا ہے کہ یہ راوی اس روایت سے معروف ہے اور ابن حبانؒ نے اس کو ثقات میں ذکر کیا ہے (ج ۲۔ ص ۱۵۲) یہی وجہ ہے کہ اجتہاد میں اختلاف ہوتا ہے تو صحابہ کے اجتہادی مسائل میں بھی آپس میں اختلاف ہے۔ جن کیلئے ابوداؤد اور ترمذی کا مطالعہ بہتر ہے۔ صحاح اور باقی احادیث کی کتابوں میں صحابہ کرامؓ کے سترہ ہزار فتاوی موجود ہیں جو انہوں نے دیئے ہیں اکثر کے ساتھ قرآن و سنت کی دلیل نہیں ہے اور ایسے مفتی صحابہؓ ایک سو انچاس ہیں (حجۃ اللہ البالغہ۔ اعلام الموقعین) اور باقی دیگر صحابہ اور تابعین ان ہی کے فتاوی پر چلتے تھے اور یہ ہی تقلید ہے۔ ائمہ اربعہؒ نے اجتہاد کے اصول و فروع مدون فرمائے قرآن و سنت کو دیکھا اور بعض ائمہ نے بعض صحابہ اور بعض ائمہ نے بعض صحابہ کے اقوال کو لیکر فقہ کے اصول و ضوابط مدون کیے ہیں اور ہم ان ہی کے پیچھے چلتے ہیں صرف دو مسائل میں جہاں ظاہری اور فروعی اختلاف ہے۔ مثلاً

نمبر ا:۔ جیسے رفع یدین ہے یا نہیں۔ آمین اونچی یا آہستہ آواز سے، خون سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں اب یہاں دونوں طرف روایات ہیں۔ (ابوداؤد اور ترمذی کے ابواب دیکھیں)

اب یہاں پر ہم ایک امام کی ترجیح کی طرف چلے جاتے ہیں دو کی تو مان نہیں سکتے خون سے وضو کریں یا نہ کریں۔ نمبر ۲:۔ جو مسائل قرآن و حدیث میں صراحتاً نہیں ہیں۔ جیسے 100 بھینسوں میں کتنی زکوۃ ہے

کیا شیر ببر حرام ہے۔ نماز میں کتنے فرائض واجبات ہیں۔ (اسکی واضح صراحت نہیں ہے)

اب ہم اصل بات کی طرف آتے ہیں کہ ہمارے غیر مقلد حضرات تقریروں اور تحریروں میں فرماتے ہیں کہ قرآن وحدیث کو مانو اور باقی چیزوں کو چھوڑو لیکن جب مناظرہ ہوتا ہے یا ان پر سوالات کیے جاتے ہیں تو پھر یہ اجماع اور قیاس کو بھی مان جاتے ہیں تو آج کل یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حنفیوں دیوبندیوں کے عقائد ٹھیک نہیں۔

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی آج سے پندرہ بیس سال پہلے فرمایا کرتے تھے کہ ایک زمانہ آنے والا ہے جس میں یہ آمین اور رفع یدین والے مسائل پر ہار جائیں گے تو پھر یہ کہیں گے۔ کہ آپ کے عقائد ٹھیک نہیں۔

غیر مقلد حضرات اور عوام الناس سے التماس ہے کہ ہماری عقائد کی کتابوں میں کوئی کوتاہی نہیں دکھا سکتے ہمارے اکابر کی جو اصلاحی کتابیں ہیں ان سے عبارات نقل کرتے ہیں اور عنوان باندھتے ہیں کہ ان کا عقیدہ یہ ہے۔

اگرچہ وہ کشف وکرامات شطحیات ہوتے ہیں۔ شطحہ اسکو کہتے ہیں کہ وہ بات شدت محبت سے نکلے اگرچہ ظاہراً قرآن وسنت کے خلاف ہو اس میں کسی بزرگ کی اتباع جائز نہیں۔ اس کی مثال جیسے حدیث شریف کا مفہوم ہے۔ کہ کسی آدمی سے جنگل میں سواری مع اسباب گم ہو جائے اور آدمی مرنے کے لیے اپنے آپ کو تیار کر لے اور وہ اچانک مل جائے تو آدمی فرط محبت میں کہے۔ اے اللہ! میں تیرا رب ہوں تو میرا بندہ۔

(صحیح مسلم جلد۲ ص۳۵۵)

غیر مقلد حضرات کہتے ہیں کہ ہم مقلدوں کے ساتھ عقیدے پر بات کرتے ہیں کیونکہ ان کے عقیدے ٹھیک نہیں۔ ہم ان پر سوال کر کے کہتے ہیں۔ کہ عقیدے کی تفصیل بتاؤ قرآن وحدیث کے اعتبار سے اور شریعت کا خلاصہ کتنی چیزیں ہیں۔ ہم تو کہتے ہیں کہ پانچ چیزیں ہیں عقائد، عبادات، کاروبار، اخلاق اور سیاست وخلافت۔ آپ کے نزدیک شریعت کا خلاصہ کتنی چیزیں ہیں۔ بات قرآن وحدیث سے کریں۔ ایک تو آپکی مصیبت یہ ہے کہ ہماری تقلید کی تمام باتوں پر آپ دن رات چلتے رہتے ہیں اور آپکو پتہ نہیں۔ مثلاً امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ کو تو فرض کہتے ہیں لیکن نماز کے اور فرائض نہیں سنا سکتے؟ سجدہ سہو کا کہتے ہیں لیکن مقامات نہیں بتا سکتے کہ کتنی جگہ پر سجدہ سہو کرنا ہے رفع یدین کو سنت کہتے ہیں لیکن نماز میں اور سنتیں نہیں بتا سکتے؟ ہم تو کہتے ہیں کہ نماز میں ۱۳ فرائض، ۱۴ واجبات، ۱۸ مفسدات، ۲۲ سنتیں اور ۵۴ مستحبات ہیں۔ تم نے صرف

یہ نعرہ لگاتا ہے کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ فرض ہے لیکن جب ہم دوسرے فرائض کا پوچھتے ہیں تو آپ یا تو جواب دیتے ہیں کہ ہم فرض کو مانتے ہی نہیں ہم کہتے ہیں کہ اگر تم فرض کو مانتے نہیں تو سورۃ فاتحہ کو فرض کیوں کہتے جب ہم تم سے دیگر فرائض کا پوچھتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ قرآن وحدیث میں ہیں ہی نہیں۔ تم نے لوگوں کو پورا تو دین نہیں سمجھایا اور کبھی کہتے ہو کہ حضورﷺ کی طرح نماز پڑھو جس طرح حضورﷺ نے پڑھی ہے تو عام آدمی سمجھ جاتا ہے کہ آپ کا سمجھانا ناقص ہے کامل نہیں۔

اور جب آپ نے ہمارے بارے میں یہ کہا کہ ان کے عقائد ٹھیک نہیں تو ہم نے بھی آپکے سامنے آپکا آئینہ پیش کر دیا کہ آپکے عقائد کتنے خراب ہیں؟ **فماھو جوابکم فھو جوابنا. وان تعودوا نعد** لیکن اس سے پہلے ایک اہم اعلان

نمبر۱:۔ کہ آپ اگر مثلاً کہیں کہ یہ ہمارے علماء نہیں جبکہ آپکے بڑے بڑے علماء نے تو ان کی تعریف کی ہے۔

نمبر۲:۔ وحید الزمان صاحب کا ترجمہ ہر غیر مقلد کے گھر میں موجود ہے اب تمام غیر مقلدین حضرات سے گزارش ہے کہ آپکے دس بڑے بڑے علماء کے دستخطوں کے ساتھ یہ بات منظر عام پر آجائے رسائل میں بھی اور غزوہ اخبار میں بھی کہ نواب صدیق حسن خان اور وحید الزمان صاحب ہمارے علماء نہیں۔ ان کی کتابیں پڑھنا حرام ہے اور اسی طرح کے اپنے اور غیر مستند علماء کی بھی فہرست پیش کریں آپکی بڑی مہربانی ہوگی۔

اب آپ کے عقائد کا یہ ایک اجمالی خاکہ پیش خدمت ہے ملاحظہ فرمائیں۔

تقریظ

خطیب اہلسنت والجماعت فاضل نوجوان حضرت مولانا محمد شفیق الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم
نائب امیر اتحاد اہلسنت والجماعت پنجاب
مدرس دارالعلوم فاروقیہ، دھمیال کیمپ، راولپنڈی
خطیب مرکزی جامع مسجد صدیق اکبرؓ گرجا روڈ، راولپنڈی

آنحضرت ﷺ کا فرمان جسکا مفہوم یہ ہے کہ قرب قیامت میں فتنے اتنی شدت کے ساتھ آئیں گے جیسا کہ تسبیح کا دھاگہ ٹوٹ جانے سے دانے گرا کرتے ہیں گویا یہ کیفیت ہوگی کہ انسان صبح مسلمان ہوگا شام کو کافر شام مسلمان ہوگا صبح کافر۔ اگر ان فرمان مبارکہ پر ہم غور کریں تو انداز بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ یقیناً ایسے ہی زمانے میں ہم جی رہے ہیں۔ ہر آئے دن نت نئے فتنے گلی کوچوں میں برساتی مینڈکوں کی طرح نکل کر دعوت گمراہی دیتے اور مسلمانوں کے ایمان وعقیدے کو خراب کرنے کے درپے نظر آتے ہیں۔ اور اس پر ستم یہ کہ بغل میں چھری اور منہ سے رام رام کا مصداق یہ ملحدین اپنے گمراہ کن نظریات وعقائد کو قرآن وحدیث کے بارے میں پیش کرتے ہیں۔ تاکہ آسانی سے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کیا جاسکے۔

انہیں گمراہ فتنوں میں سے انگریز کا لگایا ہوا ایک خودساختہ پودا فتنہ غیر مقلدین (نام نہاد اہلحدیث) نامی فرقہ بھی ہے جو ”لباسِ خضری میں راہزن“ کا کردار ادا کرتے ہوئے امت کو سلف صالحین اور ائمہ مجتہدین سے بدظن اور اکابرین واساطین ملت کی تکفیر کے مشن پر عمل پیرا ہے۔ تاکہ امت کے اتحاد و یکجہتی کو پارہ پارہ کرکے انگریز کی سازشوں کو پروان چڑھا سکے آئے دن علمائے حقہ پر کیچڑ اچھالنا اور اُن فرشتہ صفت شخصیات پر کفر کے فتوے لگانا ان مُدعیان قرآن و حدیث کا وطیرہ بن چکا ہے۔ مگر ان کا اصل روپ اور چہرہ کیا ہے۔۔۔؟ اور اس طبقے کے اپنے گمراہ کن نظریات وعقائد کیا ہیں؟ فاضل مؤلف، مناظر اسلام مولانا محمد انصر باجوہ حفظہ اللہ نے زیر نظر رسالہ میں نہایت اختصار کیساتھ اور جامع انداز میں ان کور چشموں کو آئینہ دکھانے کی کوشش کی ہے اور یہ دعوت دی ہے کہ

اتنی نہ بڑھا پاکئی داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

دعا ہے کہ اس کاوش کو ذات باری مسلمانوں کے لیے نافع اور گمراہوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد اللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ النبی الکریم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین امابعد.

برادران اہلسنت والجماعت! یہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ فرقہ غیر مقلدین کا ظہور برصغیر میں انگریز دور کی ایک یادگار ہے۔ اس سے قبل اسلامی بارہ صدیوں میں پوری دنیا میں کہیں بھی اس فرقے کا نام ونشان نہیں پایا جاتا تھا۔ جس کا ثبوت اصل کتابوں کے حوالہ سے آخر میں بغیر تبصرہ کے فوٹو دے دیا ہے۔ قارئین خود غور فرمائیں۔ چنانچہ ہمارے بار بار مطالبہ پر کہ اپنی تاریخ ثابت کروان بیچاروں پر مرگ کی سی کیفیت طاری ہے۔ اور یہ لوگ زہر کا پیالہ تو پی لیں گے لیکن اپنی تاریخ ثابت کرنے کیلئے میدان میں نہیں آئیں گے۔ چنانچہ ان لوگوں نے اپنے ظہور پذیر ہونے کے بعد ابتداء تو اہلسنت والجماعت سے رفع الیدین، قراءت خلف الامام، آمین، ٹانگیں چوڑی کرنا وغیرہ مسائل میں اختلاف کیا جس کا الحمد للہ احناف نے مثبت انداز سے بھرپور جواب دیا۔

لیکن ابھی چند سالوں سے یہ لوگ ان مسائل پر مسلسل ذلت آمیز شکستوں کے بعد اہلسنت والجماعت کے کشف اور کرامات کے واقعات کو عقائد کا نام دے کر عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ علماء دیوبند کے یہ عقائد ہیں۔ جس کا واضح ثبوت مشہور غیر مقلد مسٹر طالب الرحمٰن کی کتاب دیوبندیت تاریخ وعقائد اور آیئے عقیدہ سیکھئے وغیرہ ہیں۔ اس لیے ہم نے بطور نمونہ کے غیر مقلدین کے چند عقائد اور کشف وکرامات حتی الوسع انکی اصل کتب کے عکس کے ساتھ لکھی ہیں تاکہ کسی غیر مقلد کو انکار کی گنجائش نہ ہو۔ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو انشاءاللہ مزید بھی لکھیں گے۔ محمد انصر باجوہ

عقیدہ نمبر ۱: (اللہ کیلئے مکان اور جگہ کو متعین کرنا)

غیر مقلدین کے مجدد نواب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں:

خدا عرش پر بیٹھا ہے اور عرش اس کا مکان ہے اور دونوں قدم اپنے کرسی پر رکھے ہیں اور کرسی اس کے قدم رکھنے کی جگہ ہے اور ذات خدا کی جہت فوق اور طرف علو میں ہے اور اسکو فوقیت جہت کی ہے اور وہ عرش پر رہتا ہے اور اترتا ہے ہر شب کو طرف آسمان دنیا کے اور اس کیلئے داہنا بائیاں ہاتھ اور قدم اور ہتھیلی اور انگلیاں اور دو آنکھیں اور منہ اور پنڈلی وغیرہ سب چیزیں بلا کیف ثابت ہیں اور جو آیتیں اس بارے میں ہیں سب محکمات ہیں آیات متشابہات نہیں۔

(رسالہ الاحتواء علی مسئلہ الاستواء مصنفہ نواب صدیق حسین خان مطبوعہ گلشن اودھ لکھنو)

نواب صاحب کا تعارف: غیر مقلدین کے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری صاحب ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: سوال: مولانا نذیر حسین، شاہ اسماعیل شہید نواب صدیق حسن خان حنفی تھے؟ کیا یہ حق ہے؟ جواب تینوں صاحب پکے اہلحدیث تھے۔۔۔اور نواب صاحب مرحوم کی بے شمار کتابیں رد تقلید میں موجود ہیں۔ (فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۳۷۲ مطبوعہ مکتبہ ثنائیہ بلاک ۱۹ سرگودھا)

۲۔ خصوصی نمبر ماہنامہ الاعتصام میں لکھا ہے: فرقہ ناجیہ اہل حدیث کے دوسر خیل میاں نذیر حسین اور نواب صاحب (الاعتصام: اشاعت خاص ص ۲۵۴، ۲۵۵ بیاد محمد حنیف بھوجیانوی)

۳۔ غیر مقلدین کے علامہ پیر بدیع الدین شاہ صاحب نواب صاحب کا تذکرہ کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں: نواب معلیٰ القاب مرجع العلماء وعمدۃ الکملاء ومنبع الفیوض الرحمانیہ ناشر السنت نبویہ، المحدث، الفقیہ، العلامہ السید صدیق حسن بن علی الحسینی البخاری القنوجی، البوفالی، المتوفی ۱۳۰۷ھ کی شہرہ آفاق ہستی نے ہر فن میں کتابیں لکھیں۔ ان کتابوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کی عقائد سے متعلقہ کتاب الاحتواء

علی مسئلۃ الاستواء کا بھی ذکر کیا ہے۔ (ہدایۃ المستفید ج ۱ ص ۹۴ مطبوعہ انصار السنۃ المحمدیہ لاہور)

۴۔ مشہور غیر مقلد عالم مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی صاحب لکھتے ہیں شیخ شیخنا حضور پر نور نواب صدیق حسن خان صاحب (تاریخ اہلحدیث ص ۴۳۲ مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور)

اور مشہور غیر مقلد عالم وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں ولہ تعالیٰ وجہ وعین وید وکف وقبضۃ واصابع وساعد وذراع وصدر وجنب وحقو وقدم ورجل وساق وکنف کما تلیق بذاتہ المقدسۃ. (ہدیۃ المہدی ص ۹ مطبوعہ شوکت الاسلام بنگلور)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کا چہرہ اور آنکھ اور ہاتھ اور ہتھیلی اور مٹھی اور انگلیاں اور کلائی اور بازو اور سینہ اور پہلو اور کمر اور پاؤں اور ٹانگ اور پنڈلی اور سایہ اس کی شان کے مطابق یہ سب چیزیں ہیں۔

نوٹ:۔ اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ تمام عقائد مجسمہ اور مشبہ جیسے گمراہ فرقوں کے تھے لیکن اب وہی فرقے ایک نئے نام اہلحدیث کے ساتھ ظہور پذیر ہوئے ہیں۔

عقیدہ نمبر ۲: (اللہ تعالیٰ ہر شکل میں ظاہر ہو سکتا ہے)

غیر مقلدین کے علامہ وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

و یظهر فی ای صورۃ شاء.

اللہ تعالیٰ جس صورت میں چاہے ظاہر ہو سکتا ہے۔ (ہدیۃ المہدی ص ۷،۹)

یعنی جس طرح عیسائی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ عیسیٰ علیہ السلام کی شکل میں ظاہر ہوا اور ہندو کہتے ہیں کہ خنزیر اور کرشن اور رام چندر کی شکل میں ظاہر ہوا۔ سامری کہتا تھا کہ بچھڑے کی شکل میں ظاہر ہوا۔ غیر مقلدین کے نزدیک یہ سب عقیدے درست ہوئے۔

نوٹ: مذکورہ عقیدہ غیر مقلدین کی ریڑھ کی ہڈی اور ان کے مذہب کے علامہ صاحب کا ہے جس کا ترمذی کے علاوہ صحاح ستہ اور موطا مالک وغیرہ کا ترجمہ ہر نام نہاد اہلحدیث بھائی کے گھر میں ہوتا ہے اور ان کی علمی خدمات کو جماعت اہل حدیث کی ترقی کا ذریعہ خود غیر مقلدین نے اپنی کتابوں میں تسلیم کیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ جماعت اہل حدیث کی تصنیفی خدمات مصنف مولانا محمد مستقیم سلفی بنارسی

۲۔ ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات مصنف مولانا ابو یحییٰ امام خان نوشہروی۔

۳۔ حال ہی میں اکتوبر 2003ء میں شائع ہونے والی کتاب 40 علماء اہل حدیث مصنف عبد الرشید عراقی میں دسویں نمبر پر وحید الزمان کا تذکرہ کیا ہے اور ان کی تمام کتب نزل الابرار اور ہدیۃ المہدی وغیرہ بھی ذکر کی ہیں۔

۴۔ پیر بدیع الدین شاہ راشدی نے ہدیۃ المستفید ص ۹۵ ج ۱ پر بھی وحید الزمان کو عالم باعمل فقیہ وقت محب السنت لکھ کر ان کی ایک عقیدہ کی کتاب کا ذکر بھی کیا ہے اور چودھویں صدی کے غیر مقلد علماء کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ مشہور غیر مقلد عالم مولانا عبد الرحمٰن فریوائی صاحب لکھتے ہیں: آپ (وحید الزمان) ہندوستان کے چوٹی کے علماء اور میاں نذیر حسین کے مشہور تلامذہ میں سے تھے۔ آپ کی پوری زندگی سنت نبویہ کی اشاعت میں کام آئی۔ (جمو مخلصہ ص ۱۴۰ بحوالہ کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ ص ۲۰۰)

نیز اسی کتاب ہدیۃ المہدی کے پہلے صفحہ پر وحید الزمان صاحب نے لکھا ہے کہ اس کتاب میں کتاب وسنت کے دلائل ہیں جو کہ اہل حدیث کے عقائد پر مشتمل ہیں اور صفحہ ۳ پر لکھا ہے کہ میں نے اس کتاب کا نام ہدیۃ المہدی اس لئے رکھا ہے تا کہ امام مہدی کیلئے یہ ہدیہ ہو۔

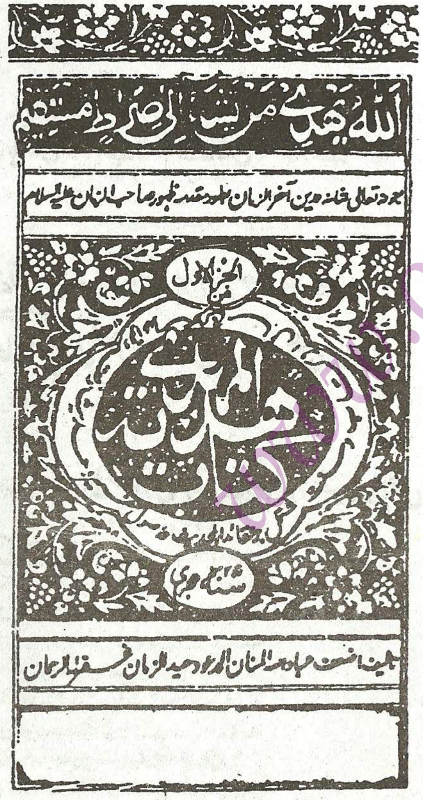

الله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم

الجزء الاول من

هدية المهدي

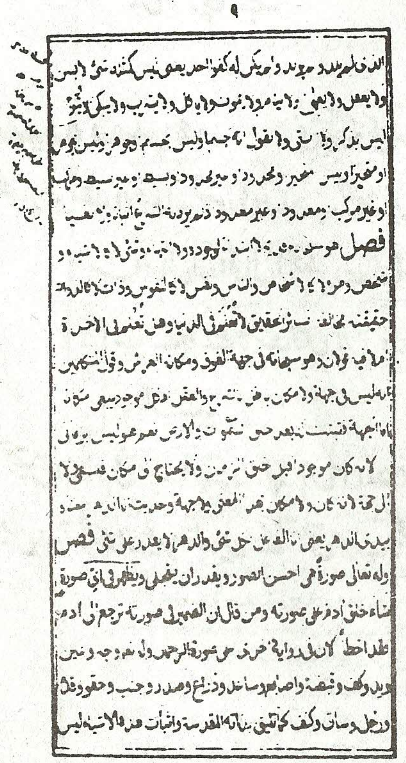

۹

ولہ تعالیٰ صورۃ هي احسن الصور ويقدر ان يتجلى ويظهر في اي صورة شاء

عقیدہ نمبر ۳: (مذاق اور ٹھٹھہ کرنا اللہ کی صفت ہے) معاذ اللہ

وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

و من الصفات الفعلية الحادثة ..... الاستهزاء و السخريه و المكر والخداع و الكيد۔ (ہدیۃ المہدی ص ۷)

ترجمہ:۔ اور اللہ تعالیٰ کے صفات فعلیہ حادثہ میں سے مذاق اور ٹھٹھہ کرنا اور مکر کرنا اور دھوکہ دینا، داؤ لگانا ہیں۔ نعوذ باللہ ایسی گھٹیا چیزوں کو اللہ کی صفات قرار دیا ہے اور یہ عقیدہ غیر مقلدین کے اسی بزرگ کا ہے جس کا تعارف عقیدہ نمبر ۲ میں گزر چکا ہے۔

عقیدہ نمبر ٤:۔ (نبی ﷺ کی سب باتیں اور سب کام اچھے نہیں) معاذ اللہ

مشہور غیر مقلد ابو عبد اللہ قصوری صاحب لکھتے ہیں:

سب افعال اور اقوال آنحضرت ﷺ کے تشریعی اور محمود نہیں ہیں اور عصمت مطلقہ آپ کے واسطے ثابت نہیں ہیں ورنہ صحابہ آپ کی بعض خطاؤں پر اعتراض نہ کرتے۔

(تحقیق الکلام فی مسئلۃ البیعۃ والالہام ص ۴۴، ۴۵ مصنفہ ابو عبد اللہ قصوری عرف غلام علی، مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر بحوالہ غیر مقلدین کے متعلق عرب وعجم کے فتوے)

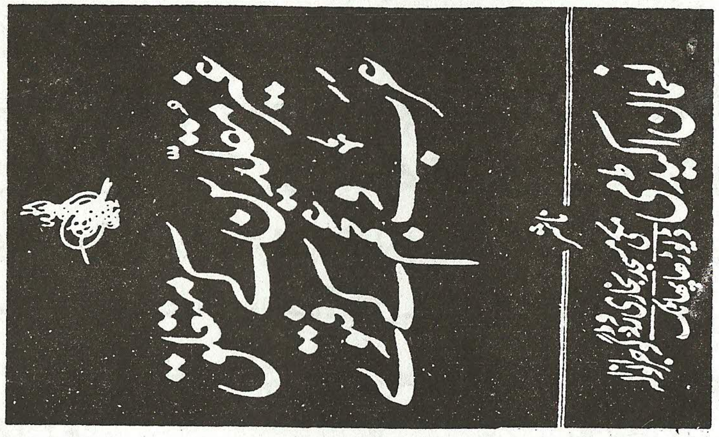

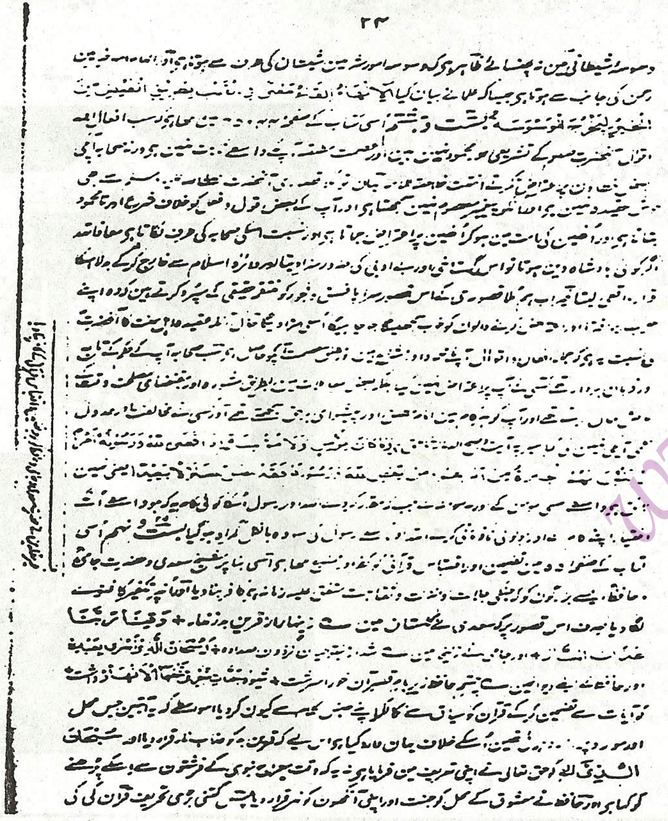

۲۳

عقیدہ نمبر ۵:۔ (نبی ﷺ کی رائے کوئی معتبر نہیں) نعوذ باللہ تعالیٰ

غیر مقلدین کے مشہور عالم محمد جونا گڑھی صاحب لکھتے ہیں:

سنیے جناب! بزرگوں کی مجتہدوں اور اماموں کی رائے، قیاس اجتہاد و استنباط اور ان کے اقوال تو کہاں؟ شریعت اسلام میں تو خود پیغمبر ﷺ بھی اپنی طرف سے بغیر وحی کے کچھ فرمائیں تو وہ حجت نہیں۔ (طریق محمدی ص ۵۷ مطبوعہ لاہور) آگے لکھتے ہیں: تعجب ہے کہ جس دین میں نبی کی رائے حجت نہ ہو اس دین والے ایک امتی کی رائے کو اصل اور حجت سمجھنے لگیں۔ طریق محمدی ص ۵۷)

نوٹ:۔ یہ محمد جونا گڑھی صاحب وہ شخص ہیں جن کے ترجمہ کو غیر مقلدین نمائندہ ترجمے کے طور پر متعارف کراتے ہیں۔

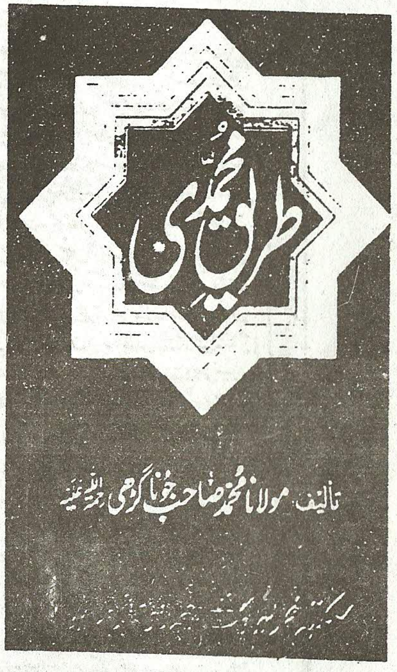

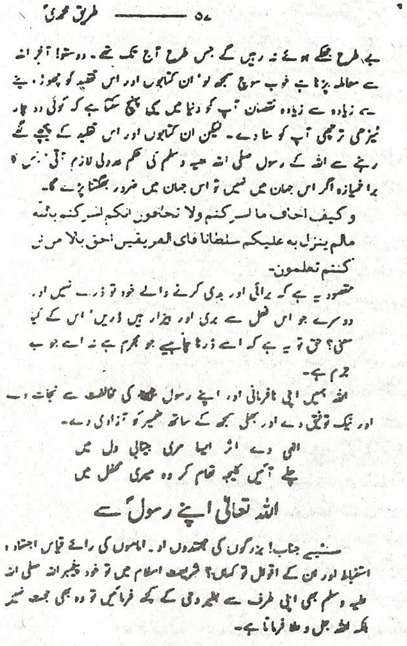
۵۷ —— طریق محمدی

بے طرح جھکے ہوئے نہ رہیں گے جس طرح آج تک تھے۔ دوستو! آخر اللہ سے معاملہ پڑتا ہے خوب سوچ سمجھ لو، ان کتابوں اور اس تقلید کو چھوڑو، بڑے سے بڑا زیادہ سے زیادہ نقصان آپ کو دنیا میں یہی پہنچ سکتا ہے کہ کوئی دو چار ٹیڑھی ترچھی آپ کو سنا دے۔ لیکن ان کتابوں اور اس تقلید کے پیچھے لگے رہنے سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حکم عدولی لازم آتی ہے اس کا خمیازہ اگر اس جہان میں نہیں تو اس جہان میں ضرور بھگتنا پڑے گا۔

وکیف اخاف ما اشرکتم ولا تخافون انکم اشرکتم باللہ مالم ینزل بہ علیکم سلطانا فای الفریقین احق بالامن ان کنتم تعلمون۔

مقصود یہ ہے کہ برائی اور بدی کرنے والے خود تو ڈرتے نہیں اور دوسرے جو اس فعل سے بری اور بیزار ہیں ڈریں، اس کے کیا معنی؟ حق تو یہ ہے کہ اسے ڈرنا چاہیے جو مجرم ہے نہ اسے جو بے جرم ہے۔

اللہ ہمیں اپنی نافرمانی اور اپنے رسول ﷺ کی مخالفت سے نجات دے اور نیک توفیق دے اور بھلی سمجھ کے ساتھ ضمیر کو آزادی دے۔

الٰہی دے اثر ایسا مری بیتابی دل میں
چلے آئیں کھنچے تھام کر وہ میری محفل میں

اللہ تعالیٰ اپنے رسولؐ سے

سنیے جناب! بزرگوں کی مجتہدوں اور اماموں کی رائے قیاس اجتہاد و استنباط اور ان کے اقوال تو کہاں؟ شریعت اسلام میں تو خود پیغمبر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی طرف سے بغیر وحی کے کچھ فرمائیں تو وہ بھی حجت نہیں بلکہ اللہ جل وعلا فرماتا ہے۔

عقیدہ نمبر ۶:۔ (انبیاء علیہم السلام معصوم نہیں) نعوذ باللہ

غیر مقلد عالم حسین خان صاحب لکھتے ہیں:

انبیاء علیہم السلام سے احکام دینی میں بھول چوک ہو سکتی ہے۔

(رد تقلید بکتاب المجید ص ۱۳ مؤلفہ مولانا حسین خان مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی بحوالہ جامع الشواہد ص ۱۴) اس کا عکس ص ۵۱، ملاحظہ فرمائیں۔ اس کتاب پر مولوی نذیر حسین دہلوی اور جناب شریف حسین دہلوی وغیرہ اکابر غیر مقلدین کی مہریں اور دستخط بھی ہیں۔

عقیدہ نمبر ۷:۔ (بارہ امام اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا معصوم ہیں)

مشہور غیر مقلد عالم مُلا معین ٹھٹھوی سندھی صاحب لکھتے ہیں:

بارہ امام اور حضرت فاطمۃ الزہرا معصوم ہیں۔ یعنی ان سے خطاء کا ہونا محال ہے نیز عصمت آنحضرت ﷺ کی عقلی ہے اور عصمت امام مہدی کی نقل سے ثابت ہے۔ (دراسات اللبیب ص ۲۲۹، ۲۳۹ مطبوعہ لاہور)

عقیدہ نمبر ۸:۔ (غیر مقلدین کے انبیاء میں رام چندر اور لچھمن بھی ہیں)

غیر مقلدین کے علامہ وحید الزماں صاحب لکھتے ہیں:

ولهذا ماينبغى لنا ان نجحد نبوة الانبياء الآخرين الذين لم يذكرهم الله سبحانه فى كتابه وعرفه بالتواتربين قوم ولو كفار انهم كانو انبياء صلحاء كرامچندر ولچهمن و كشن جى بين الهنود وزراتشت بين الفرس و كنفسيوس و بدها بين اهل الصين و جاپان ، وسقراط وفيثاغورس بين اهل اليونان بل يجب علينا ان نقول آمنا بجميع انبيائه ورسله لانفرق بين احد منهم و نحن له مسلمون۔

(ھدیۃ المھدی ص ۸۵ ج ۱ مطبوعہ شوکۃ الاسلام بنگلور)

ترجمہ:۔ ہمارے لئے جائز نہیں کہ ہم دیگر انبیاء کی نبوت کا انکار کریں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں نہیں کیا اور کافروں میں تواتر کے ساتھ وہ معروف ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ نیک انبیاء تھے جیسے رام چندر، لچھمن، کرشن جی جو ہندوؤں میں ہے اور زراتشت جو فارسیوں میں ہیں اور کنفیوس اور مہاتما بدھ جو چین اور جاپان میں ہے اور ستراط اور فیثاغورس جو یونان میں ہیں ہم پر واجب ہے کہ ہم یوں کہیں ہم ان تمام انبیاء و رسل پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے۔ اور ہم ان سب کے فرمان بردار ہیں۔

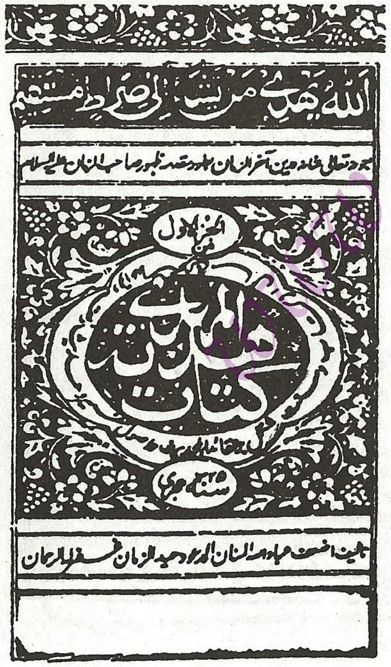

الله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم

بجود تعالى خاتمة حين آخر الزمان ظهور مهدي صاحب الزمان عليه السلام

الجزء الاول من

كتاب هدية المهدي

من حقائق الدين

سنه ١٣٢٥ هجري

تاليف احسن علماء اهل السنة المدعو وحيد الزمان غفر له الرحمان

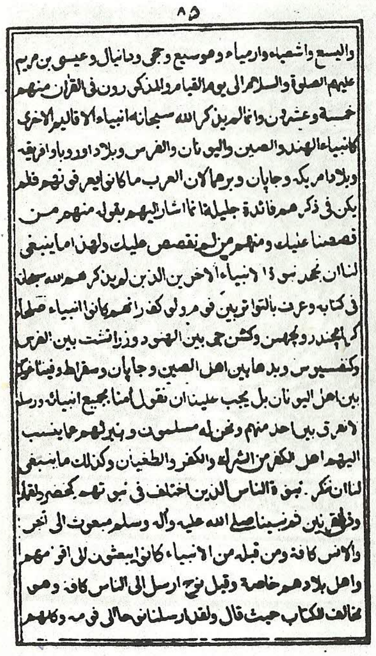

۸۵

والیسع واشعیاه وارمیاه وموسیع وحجی ودانیال وعیسی بن مریم علیهم الصلوة والسلام الی یوم القیام والمذکورون فی القرآن منهم خمسة وعشرون واما الذین لم یذکر الله سبحانه انبیاء الاقالیم الاخری کانبیاء الهند والصین والیونان والفرس وبلاد اوروبا وافریقه وبلاد امریکه وجاپان وبرما لان العرب ما کانوا یعرفونهم فلم یکن فی ذکرهم فائدة جلیلة فانما اشار الیهم بقوله منهم من قصصنا علیک ومنهم من لم نقصص علیک ولهذا ما ینبغی لنا ان نجحد نبوة الانبیاء الآخرین الذین لم یذکرهم الله سبحانه فی کتابه وعرف بالتواتر بین قوم ولو کفار انهم کانوا انبیاء صلحاء کرامچندر ولچهمن وکشن جی بین الهنود وزراتشت بین الفرس وکنفسیوس وبدها بین اهل الصین وجاپان وسقراط وفیثاغورس بین اهل الیونان بل یجب علینا ان نقول آمنا بجمیع انبیائه ورسله لانفرق بین احد منهم ونحن له مسلمون ونبرئهم عما ینسب الیهم اهل الکفر من الشرک والکفر والطغیان وکذلک ما ینبغی لنا ان ننکر نبوة الناس الذین اختلف فی نبوتهم کخضر ولقمان وذی القرنین فنبینا صلی الله علیه وآله وسلم مبعوث الی الجن والانس کافة ومن قبله من الانبیاء کانوا یبعثون الی قومهم واهل بلادهم خاصة وقبل نوح ارسل الی الناس کافة ومن خالف الکتاب حیث قال ولقد ارسلنا نوحا الی قومه وکلهم

عقیدہ نمبر ۹:۔ (نبی اور ولی بیک وقت زمین وآسمان کی تمام باتیں سن سکتا ہے)

وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

اما لو ظن احد بان سماع النبی اوسماع علی او سماع احد من الاولیاء اوسع من سماع عامة الناس بحیث یشمل سائر اقطار الا قلیم اوسائر اقطار الارض فهذا لایکون شرکا.

(ھدیۃ المہدی ص ۲۵)

ترجمہ:۔ اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ نبی ﷺ یا حضرت علیؓ یا کوئی اور اولیاء اللہ میں سے عام لوگوں سے زیادہ سن سکتا ہے حتی کہ تمام دنیا اور زمین کے کناروں دور و نزدیک سے سن لیتے ہیں تو یہ شرک نہیں۔

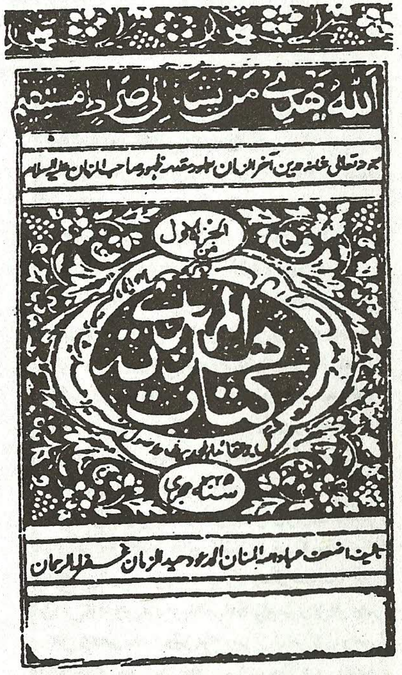

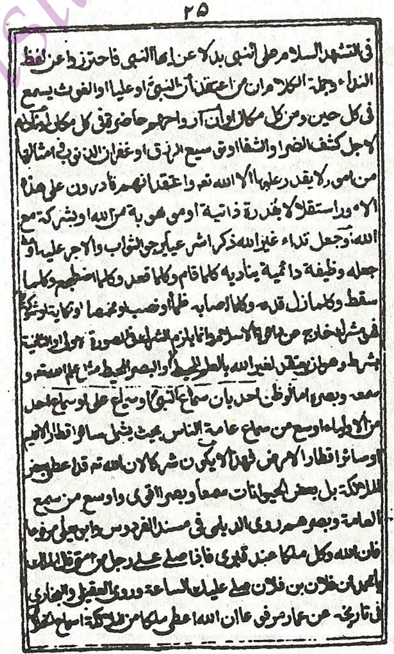

عقیدہ نمبر ۱۰:۔ (یارسول اللہ، یاعلی، یاغوث کہنا صحیح ہے)

وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں: وبهذا ظهر ان ماتقوله العامة یارسول الله اویا علی او یا غوث فمجرد النداء لا نحکم بشرکهم.

(ھدیۃ المہدی ص ۲۴)

ترجمہ:۔ اس سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ عام لوگ جو یارسول اللہ اور یاعلی یا یاغوث پکارتے ہیں تو محض پکارنے سے ہم شرک کا حکم نہیں لگائیں گے۔

نوٹ:۔ آج کل چونکہ غیر مقلدین محض اس طرح پکارنے کو شرک کہتے ہیں۔ اس لیے ان کے علماء کا عقیدہ آج کل کے اس فتوے کے لحاظ سے شرکیہ ہوگا۔

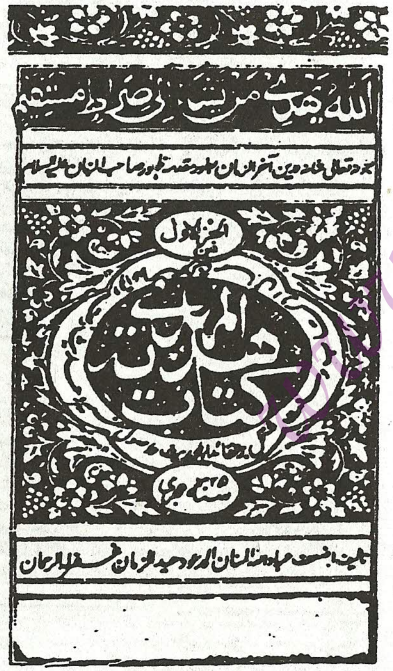

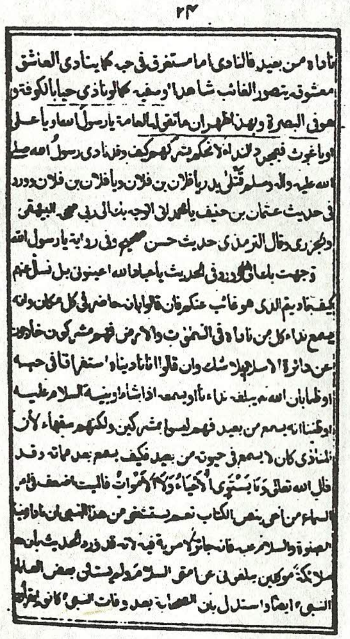

عقیدہ نمبر ۱۱:۔ (نبی کریم ﷺ ہر جگہ حاظر و ناظر ہیں)

غیر مقلدین کے مجدد نواب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں:

نبی کریم ﷺ ہر آن اور ہر حال میں مومنین کے مرکز نگاہ اور عابدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ خصوصاً عبادت کی حالت میں کیونکہ اس حالت میں انکشاف اور نورانیت زیادہ قوی اور شدید ہوتی ہے۔ بعض عارفین کا قول ہے کہ تشہد میں ایہا النبی کا یہ خطاب ممکنات اور موجودات کی ذات میں حقیقت محمدیہ کے سرایت کرنے کے اعتبار سے ہے۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نماز پڑھنے والوں کی ذات میں موجود اور حاضر ہوتے ہیں اس لئے نماز پڑھنے والے کو چاہیے کہ اس بات کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھے اور آپ ﷺ کی اس حاضری سے غافل نہ ہو۔ تاکہ قرب و معیت کے انوارات اور معرفت کے اسرار حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔ (مسک الختام فی شرح بلوغ المرام ۲۵۹، ۲۶۰)

نوٹ:۔ مذکورہ حاضر ناظر کا عقیدہ رکھنے والے مذہب اہلحدیث کے بانی اور قابل قدر شخصیت ہیں جن کا تعارف عقیدہ نمبر ایک میں ملاحظہ فرمائیں۔

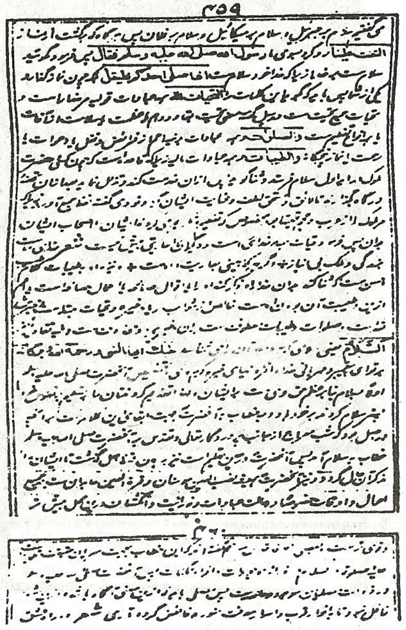

۲۵۹

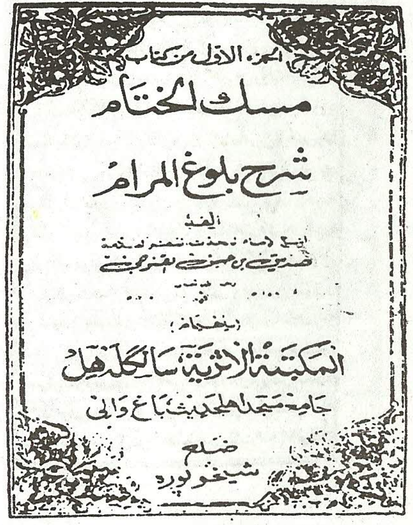

الجزء الاول من كتاب
مسك الختام
شرح بلوغ المرام
صديق بن حسن القنوجي
باهتمام
المكتبة الاثرية سانگلہ ہل
جامع مسجد اہلحدیث باغ والی
ضلع
شیخوپورہ

عقیدہ نمبر ۱۲:۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا نہیں ہوئے) نعوذ باللہ

مشہور غیر مقلد عالم عنایت اللہ اثری صاحب لکھتے ہیں:

> عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ تو اپنا شوہر اور اس کا باپ بتا رہی ہے اور باپ بیٹا بھی دونوں اسے تسلیم فرما رہے ہیں۔ مگر صدیوں بعد لوگوں نے انہیں بے پدر بتایا اور آپ کی والدہ کو بے شوہر بتایا کیا خوب ہے۔

(عیون زمزم فی میلاد عیسیٰ بن مریم ص ۴۰ مصنف عنائیت اللہ اثری)

نوٹ: اس عقیدہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے والد ثابت کیا گیا ہے۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے قرآن یہی بتایا ہے۔

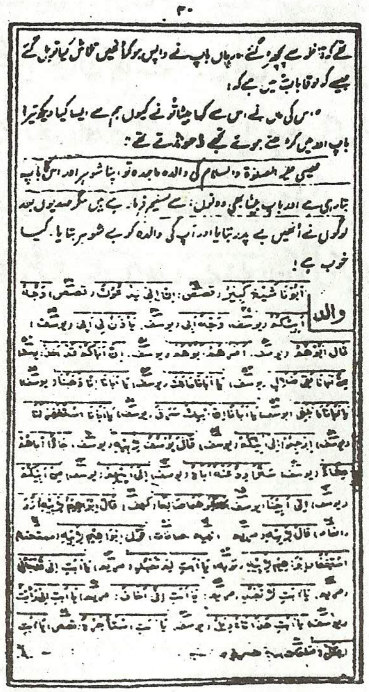

۴۰

عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ ماجدہ تو اپنا شوہر اور اس کا باپ بتا رہی ہے اور باپ بیٹا بھی دونوں اسے تسلیم فرما رہے ہیں مگر صدیوں بعد لوگوں نے انہیں بے پدر بتایا اور آپ کی والدہ کو بے شوہر بتایا۔ کیا خوب ہے!

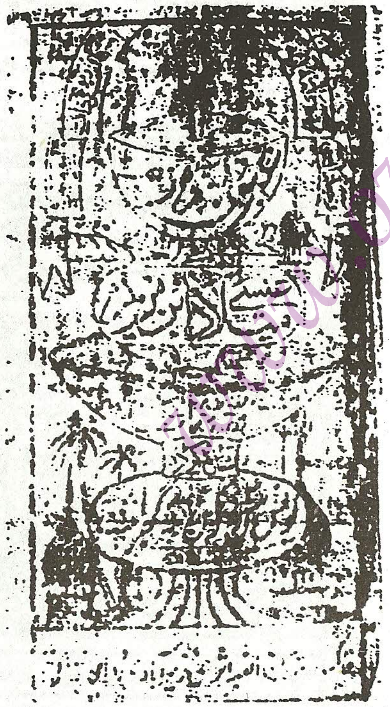

عقیدہ نمبر ۱۳:۔ (حضرت عیسٰی علیہ السلام کو سولی پر چڑھا دیا گیا) نعوذ باللہ

غیر مقلدین کے مناظر ابوالکلیم اشرف سلیم صاحب لکھتے ہیں:

> ہر نبی کو اللہ نے اس کی شان و مرتبہ کے مطابق معراج کرائی حضرت آدمؑ کو جنگل میں مقام توبہ پر معراج کرائی، حضرت نوحؑ کو جبل جودی کے مقام پر معراج کرائی حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں معراج کرائی، اسماعیلؑ کو چھری کے نیچے معراج کرائی اور حضرت عیسیٰؑ کو صلیب پر معراج کرائی۔

(میزان المتکلمین ص ۳۶ بحوالہ حدیث اور اہلحدیث ص ۳۸)

قارئین اندازہ کیجیے کہ سٹیجی اداکاری میں اشرف سلیم صاحب کس طرح ہر نبی کو معراج کرا رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کے متعلق یہودیوں اور عیسائیوں کا عقیدہ تو ہے کہ وہ سولی پر لٹکا دیے گئے۔ لیکن مسلمان کہلانے والوں میں سوائے غیر مقلدین کے کسی کا بھی یہ عقیدہ نہیں۔ اور انہوں نے یہ عقیدہ یہودیوں اور عیسائیوں سے لیا ہے جیسا کہ انہوں نے اپنا نام اہلحدیث بھی ان سے ہی الاٹ کروایا تھا۔ اللہ تعالیٰ تو صاف فرماتے ہیں وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۵۷) ترجمہ: اور انہوں نے نہ تو ان کو قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا لیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے۔

عقیدہ نمبر ۱٤:۔ (فوت شدگان سے مدد طلب کرنا)

غیر مقلدین کے بانی جناب نواب صدیق حسن خان صاحب کو جب کوئی مشکل پیش آتی تو اس طرح مدد مانگا کرتے تھے۔

قبلہ دین مددی، کعبہ ایماں مددی،
ابن قیم مددی، قاضی شوکاں مددی،

ترجمہ:۔ اے میرے دین کے قبلہ مدد کر، اے میرے ایمان کے کعبہ مدد کر
اے ابن قیم مدد کر، اے قاضی شوکانی مدد کر

(ھدیۃ المہدی ص ۲۳ ج ۱ مطبوعہ شوکۃ الاسلام بنگلور، نفح الطیب ص ۴۷، ۵۷)

یہ ابن قیمؒ اور قاضی شوکانی نواب صاحب سے دور بھی تھے اور فوت بھی ہو چکے تھے۔ لیکن پھر بھی ان سے مدد طلب کی جا رہی ہے۔

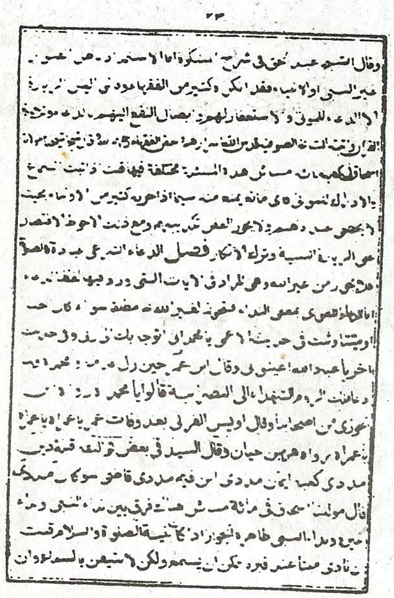

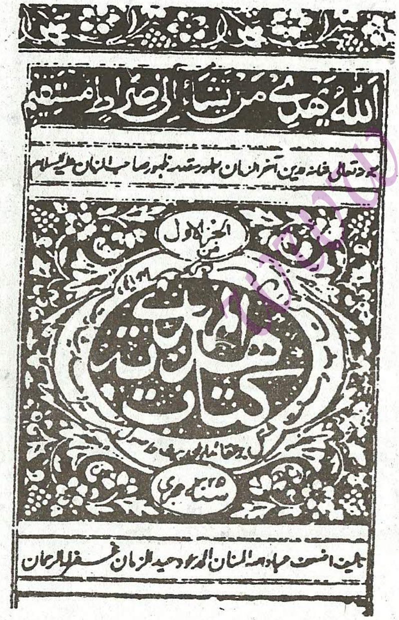

الله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم

الجزء الاول من

كتاب هدية المهدي

ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں۔

زمرہ رائی درافتاد بارباب سنن: شیخ سنت مددے قاضی شوکاں مددے،
پشتہا خم شدہ از بارگران تقلید، سنت خیر بشر حضرت قرآن مددے،
گفت نواب غزل درصفت سنت تو: خواجہ دین صلہ قبلہ پاکاں مددے،

ترجمہ:۔ میری تمام آراء ارباب سنن کے سامنے گری پڑی ہیں۔ شیخ سنت مدد کرو شوکان کے قاضی مدد کرو تقلید کے بوجھ سے بہت لوگوں کی کمر خم ہوگئی ہے خیر البشر کی سنت اور حضرت قرآن ہماری مدد کرو۔ نواب نے آپکی سنت کی تعریف میں غزل کہی دین کے خواجہ اسکا صلہ دو، پاک لوگوں کے قبلہ مدد کرو۔

(نفح الطیب من ذکر المنزل والحبیب ص ۶۳، مصنفہ نواب صدیق حسن خان مطبوعہ اکبر آباد بحوالہ مجموعہ مقالات ج ۲ ص ۱۰۸)

نوٹ:۔ یہ مذکورہ اشعار غیر مقلدین کے بانی نواب صدیق حسن خان کے ہیں اور وہ غیر اللہ کو مشکل کشا سمجھ کر پکار رہے ہیں۔

عقیدہ نمبر ۱۵:۔ (نبی کریم ﷺ کی قبر پر مدد مانگنا)

غیر مقلدین کے بانی نواب صدیق حسن خان نبی پاک ﷺ سے مدد طلب کرتے ہوئے یہ شعر کہتے ہیں۔

یا سیدی یا عروتی وو سیلتی. ویا عدتی فی شدة ورخائی
قد جئت بابک ضار عامتضر عا. مُتَأَوِّهًا بتنفس الصعداء
مالی ورائک مستغاث فارحمن. یا رحمة للعالمین بکائی

(ہدیۃ المہدی حاشیہ ص ۲۰، ماثر صدیقی حصہ دوم ص ۳۰، ۳۱)

ترجمہ:۔ اے میرے آقا اے میرے سہارے اور اے میرے وسیلے اور اے خوشحالی و بدحالی میں میری متاع۔ میں روتا گڑگراتا اور ٹھنڈی آئیں بھرتا آپ کے در پہ آیا ہوں آپ کے علاوہ میرا کوئی فریادرس نہیں۔ سوائے رحمۃ للعالمین میری گریہ وزاری پر رحم فرما۔

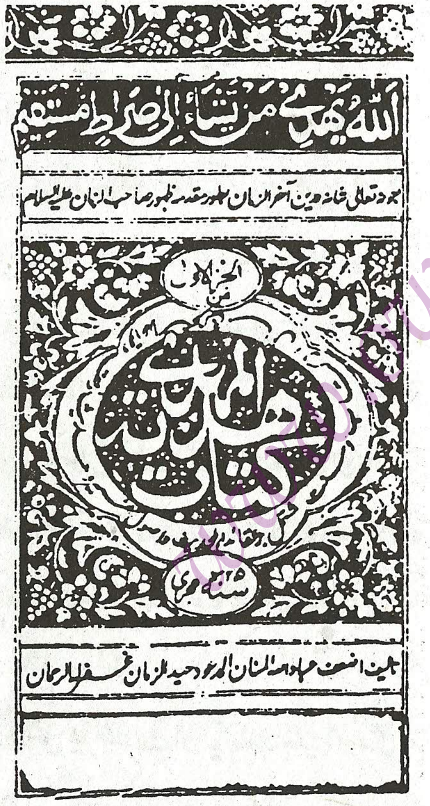

الله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم

محمود تعالی شانه دین آخر الزمان ظهور مقدمه ظهور صاحب الزمان علیه السلام

الجزء الاول

کتاب هدیة المهدی

۱۳۲۵ سنه هجری

تالیف افصح حملة اللسان المدعو وحید الزمان غفر له الرحمان

نوٹ:۔ غیراللہ کو پکارنے اور مدد طلب کرنے کے جواز پر وحید الزمان غیرؔ مقلد نے نواب صدیق حسن خان غیر مقلد کے ایک قصیدہ سے ھدیۃ المھدی کے حاشیہ میں لکھا ہے۔

وقد استغاث صاحب جامع البیان فی اول تفسیرہ بالنبی فلو کان مطلق الا ستغاثۃ لغیر اللہ شرکا لزم کون صاحب جامع البیان مشرکاً فکیف یعتمد علی تفسیرہ مع ان اهل الحدیث کافۃ قد قبلوا تفسیرہ.

ترجمہ:۔ کہ تفسیر جامع البیان کے مصنف نے بھی اپنی تفسیر کی ابتداء میں نبی کریم ﷺ سے مدد طلب ی ہے اگر غیر اللہ سے مطلقاً مدد طلب کرنا شرک ہے تو مصنف جامع البیان کا مشرک ہونا لازم آئے گا۔ تو پھر ان کی تفسیر پر کیسے اعتماد کیا جا سکے گا جبکہ تمام اہلحدیث ان کی تفسیر کو مانتے ہیں۔

(حاشیہ ہدیۃ المھدی ص۲۰

اور مشہور غیر مقلد عالم غلام رسول صاحب اپنے گھر سے نبی پاک ﷺ کو مخاطب کر کے شعر پڑھتے ہیں:

کر مہریا حضرت نبی ﷺ منگاں تیرے دیدار میں
جو ہے محبوب ربانی نگاہ کر وچھوڑے سے جان آئی لباں پر
میرا دل چور کیتا دردتے غم ترحم یا نبی اللہ ترحم

(سوانح حیات مولوی غلام رسول ص۱۶۱)

مولوی غلام رسول صاحب نبی ﷺ کو مخاطب کر کے کہہ رہے ہیں کہ اے محبوب ربانی میری طرف دیکھو آپ کی جدائی کی وجہ سے میری جان نکلنے والی ہے اور درد اور غم نے میرا دل چور کر دیا ہے اب آپ رحم کیجئے، رحم کیجئے۔

ائدہ: یاد رہے کہ وحید الزمان صاحب پکا اہلحدیث یعنی غیر مقلد ہے اور یہ کتاب ہدیۃ المھدی عقائد لی کتاب ہے جیسا کہ اس کتاب کے صفحہ 3 پر لکھا ہے۔

فالھمنی ربی ان اؤلف کتاباً جامعاً للعقائد والاصول کہ میرے رب نے مجھے الہام کیا کہ میں ایک ایسی کتاب لکھوں جس میں عقائد اور اصول ہوں۔ میں نے اس کا نام ہدیۃ المھدی اس لیے رکھا ہے تاکہ حضرت مہدی کیلئے یہ کتاب ہدیہ بنے۔

یاد رہے کہ اس کتاب میں تمام مسائل غیر مقلدین کے مذہب کے مطابق لکھے ہوئے ہیں چنانچہ ایک نظر ملاحظہ فرمائیں۔ ہدیۃ المھدی کے صفحہ 4 پر لکھا ہے کہ ہم اہل حدیثوں کے صرف دو اصول ہیں۔ اور ص 3 پر تمام مقلدین کو بدعتی کہا ہے اور ص 102 پر مجتہدین کے اقوال کو اونٹوں کی لید اور گدھوں کی لید سے تشبیہ دی ہے اور یہی صاحب اپنی دوسری کتاب کنز الحقائق من فقہ خیر الخلائق (جو کہ فقہ حنفی کی معتبر کتاب کنز الدقائق کے مقابلے میں لکھی گئی ہے) کے ص 20 پر چار رکعت نماز میں 10 جگہ نماز میں کندھوں تک رفع یدین کرنا اور جلسہ استراحت، اونچی آمین کہنا اور سینے پر ہاتھ باندھنے کو سنت لکھا ہے اور ص 18 پر اذان میں ترجیع اور اقامت میں ایتار کو مستحب لکھا ہے اور ص 15 پر پگڑی اور پتلی جرابوں پر مسح کو جائز اور ص 13 پر تیمم میں ایک ضرب چہرے اور ہاتھوں کیلئے اور ص 12 پر پانی میں وقوع نجاست سے تغیر احد الاوصاف نہ ہو تو وضو جائز لکھا ہے۔ اور ص 28 پر تین طلاق کے ایک ہونے کا قول اور ص 129 پر چھ اشیاء کے علاوہ ہر چیز میں سود کے جواز کا فتوی اور ص 51 پر عورت کے مسجد میں اعتکاف بیٹھنے کا جواز لکھا ہے اور یہ تمام کے تمام مسائل بانیان غیر مقلدین یعنی شمس العلماء شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی، نواب صدیق حسن خان، وحید الزمان صاحب سے لے کر آج کے غیر مقلدین تک متفق علیہا ہیں اور برصغیر میں ان حضرات سے قبل کوئی بھی شخص ان مسائل کو اختیار کرنے والا نہ تھا اور نہ ہی کوئی ان مسائل پر عمل کر کے اپنے آپ کو اہلحدیث کہلاتا تھا۔ اور آج بھی غیر مقلدین کے علاوہ برصغیر کا کوئی مسلمان ان مسائل کو نہیں مانتا ثابت ہوا کہ ہندوستان میں فرقہ غیر مقلدین کی داغ بیل ڈالنے والے یہی حضرات تھے لہذا آج کل کے بعض غیر مقلدین کا ان کو غیر مقلد نہ سمجھنا یہ ان کے ساتھ زیادتی

ہے جبکہ سنجیدہ اور احسان مند غیر مقلدین آج بھی اپنے ان محسنوں کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کیونکہ یہی وہ ان کے اکابر تھے جن کی دن رات کی انتھک محنتوں سے غیر مقلدین کو اہلحدیث نام الاٹمنٹ ہوا اور ہندوستان میں ان کے بقول عمل بالحدیث کی ترویج ہوئی۔ لہذا غیر مقلدین اپنے ان اکابرین کے عقائد پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور اگر یہ آپ کے اکابر نہیں ہیں۔ تو پھر ان کو واضح طور پر کافر و مشرک و دجال و گمراہ اور گمراہ کنندہ لکھ دیں۔

میری تمام سنی مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ غیر مقلدین کے ان عقائد کو اچھی طرح پڑھیں اور ان کے ظاہری توحید کے نعرے سے دھوکہ نہ کھائیں اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس فتنہ سے محفوظ فرمائیں۔

آمین

عقیدہ نمبر ۱۶۔ (قبروں کا طواف اور سجدہ کرنا کوئی شرک نہیں)

وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

> فلو فعل هذه الافعال التعظيمة مثل الطواف او التقبيل او القيام او الانحنا او الركوع او السجود عند قبر النبي او ولي و كان قصده التحية لصاحب القبر دون العبادة فيائم غير انه لا يصير مشركاً ولا كافراً. (هدیۃ المهدی ص ۱۵)

ترجمہ: پس اگر یہ افعال تعظیمہ جیسے طواف کرنا یا بوسہ دینا یا قیام کرنا جھکنا یا رکوع کرنا یا سجدہ کرنا نبی کریم ﷺ یا کسی ولی کی قبر کے سامنے ہو۔ اور مقصد قبر والے کو سلام ہو عبادت نہ ہو تو شرک نہیں ہے ہاں صرف گنہگار ہوگا۔

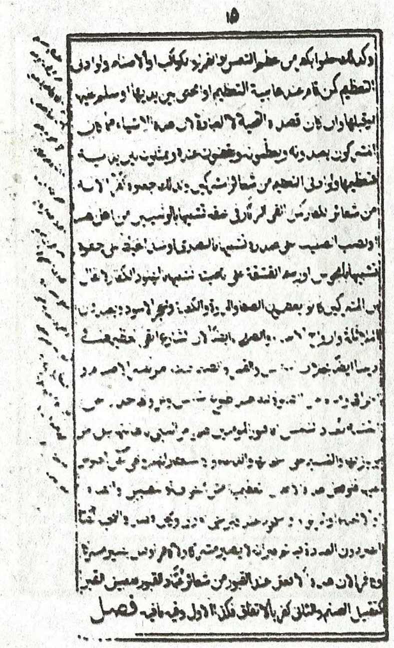
۱۵

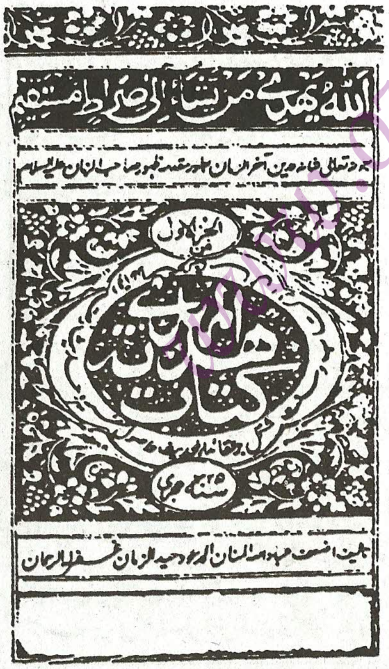
الله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم

الجزء الاول

كتاب هدية المهدي

عقیدہ نمبر ۱۷۔ (قبروں سے فیض حاصل کرنا)

نواب صدیق حسن صاحب قبروں سے فیوض پر اجماع ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

> ودر مسئلہ انتفاع اولیاء از ارواح اولیاء وانبیاء بقدر مناسب حال بدون
> تقلید برسوم وبدعات رجال واہل ضلال خود چنداں خلاف بیان
> اہل علم نیست۔ (ماثر صدیقی ص ۱۲۸ ج ۴)

ترجمہ:۔ نواب صاحب کے فرزند علی حسن صاحب اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں۔

اس مسئلہ میں اور اس امر میں کہ ارباب صاحب دل واولیاء وانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ارواح مقدسہ سے بغیر رسوم اور بدعات کے پابندی کے جو اصل ضلالت کا شیوہ ہے اپنے مناسب حال فیض اٹھائیں تو اس میں علماء کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

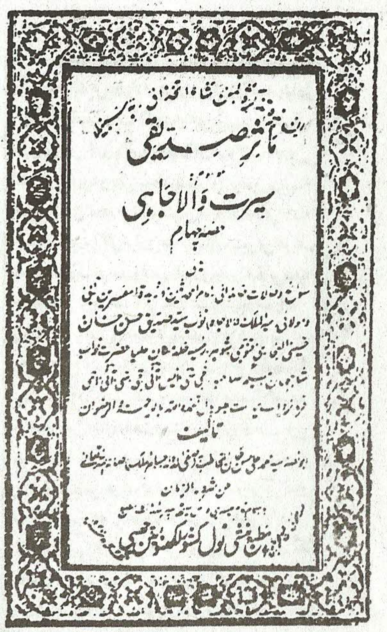

مآثر صدیقی

سیرت والاجاہی

حصہ چہارم

تالیف

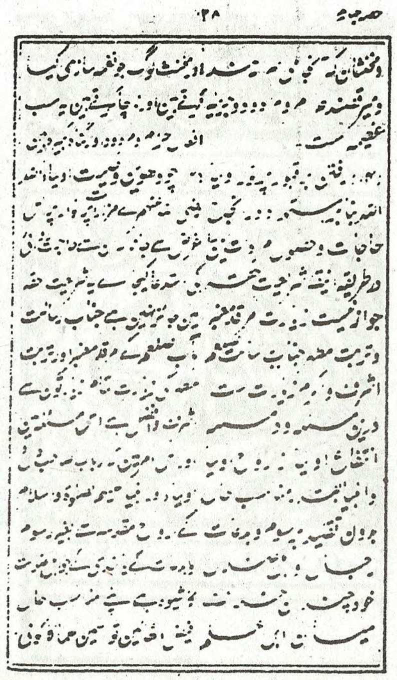

نوٹ:۔ الحمدللہ اہل السنت والجماعت احناف کی مسلسل پیش قدمی کی وجہ سے دنیائے غیر مقلدیت آج اپنے دو اصولوں (صرف قرآن وحدیث) سے کنارہ کش ہو کر چار اصولوں پر آگئی ہے اور یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ ہم بھی اہل سنت کی طرح چار اصول قرآن، سنت، اجماع، قیاس شرعی کو مانتے ہیں۔

آگیا ہے باتوں ہی باتوں میں ۔ مان جائے گا دو چار ملاقاتوں میں

اگرچہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا، اور مرتا کیا نہ کرتا یہ اجماع اور قیاس کو ماننے کا محض زبانی دعویٰ کرنا بھی کافی نہیں ہے۔ اور نہ ہی ان کو مفید ہے کیونکہ بیس رکعت تراویح پر اجماع امام نوویؒ نے کتاب الاذکار ص ۲۸۱ پر اور پتلی اونی سوتی جرابوں پر مسح نہ کرنے پر علامہ ابن نجیمؒ نے البحرالرائق ص ۱۸۲ ج ۱ پر اور اکٹھی تین طلاق کے تین ہونے پر علامہ ابن قیمؒ نے اغاثۃ اللھفان ص ۲۳۳ ج ۱ پر نقل کیا ہے۔ اور تقریباً ۴۴ مسائل ایسے ہیں جن پر امت مسلمہ کا اجماع ہے لیکن غیر مقلدین اس کے منکر ہیں۔ لہٰذا اگر اجماع کے ماننے کا آج یہ دعویٰ کرتے ہیں تو قبروں سے فیوض پر اس اتفاق کو بھی مان لیں۔ یہ شرک کیوں بن گیا ہے۔

نیز نواب صاحب اپنے والد کی قبر کے بارے میں لکھتے ہیں۔

لا یزال یری النور علی قبره الشریف والناس یتبرکون به .

کہ آپ کی قبر شریف پر ہمیشہ نور رہتا ہے اور لوگ اس سے تبرک حاصل کرتے تھے

(التاج المکلل ص ۲۹۸ مطبوعہ مکتبہ دارالسلام)

اور غیر مقلدین کے عالم وحیدالزمان صاحب لکھتے ہیں:

قلت بهذا یدفع الشبهة التی اوردها القاصرون انه
کیف یمکن استحصال الفیوض والبرکات و
برد القلب والانوار من ارواح الصلحاء بزیارة

قبورھم۔ (ہدیۃ المہدی ص ۶۳)

ترجمہ: میں کہتا ہوں اس سے وہ شبہ بھی دور ہو جاتا ہے جو بعض کم عقل حضرات کی طرف سے سامنے آتا ہے کہ صلحاء کی قبور کی زیارت کر کے ان کی روحوں سے فیوض اور برکات اور انوار کا حصول کیسے ممکن ہو

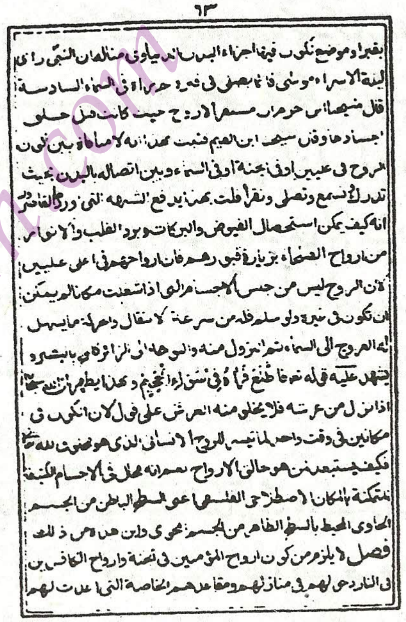

نوٹ:۔ وحید الزمان صاحب روحوں سے فیوض کے منکر کو بے وقوف کہہ رہے ہیں۔ اب غیر مقلدین سنجیدگی سے غور کریں کہ کہیں روحوں سے فیوض کے انکار کی وجہ سے وہ بے وقوف تو نہیں بن گئے۔

نوٹ:۔ یہ عقیدہ الزاماً اس لیے لکھا گیا ہے کہ موجودہ غیر مقلدین کے نزدیک قبروں سے فیض کا عقیدہ کفریہ اور شرکیہ ہے اس لئے ان کے مذہب کے مطابق ان کے بڑوں کا یہ عقیدہ کفریہ اور شرکیہ ہوگا۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

عقیدہ نمبر ۱۸ (وحدت الوجود)

غیر مقلدین کے بانی نواب صدیق حسن اور رکن ثانی وحید الزمان صاحب کے فتاوی جات ملاحظہ فرمائیں:

نواب صدیق حسن خان فرماتے ہیں۔

کہ مسئلہ وحدت وجود و شہود جس سے مراد ہستی حق اور نیستی خلق ہے اور یہی اعتقاد اس مسئلہ کا روح الروح ہے۔ کہ میں مسئلہ وحدت وجود کو عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کرتا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ کوئی سمجھ نہیں سکے گا۔ آخر میں لکھتے ہیں وگرنہ اگر حقیقتاً دیکھا جائے تو اس میں کوئی مابہ النزاع بات نہیں ہے اور کل شیء ماخلا اللہ باطل اس سے بڑھ کر دانی کیا ہو سکتی کہ آدمی ہر مرتبہ اور ہر حال میں احکام وجود کا منکر ہو اور ہمہ اوست کے معنی نعوذ باللہ شریعت سے آزاد ہونا سمجھے۔

(مآثر صدیقی ص ۴۰ حصہ چہارم مطبع منشی نول کشور لکھنو)

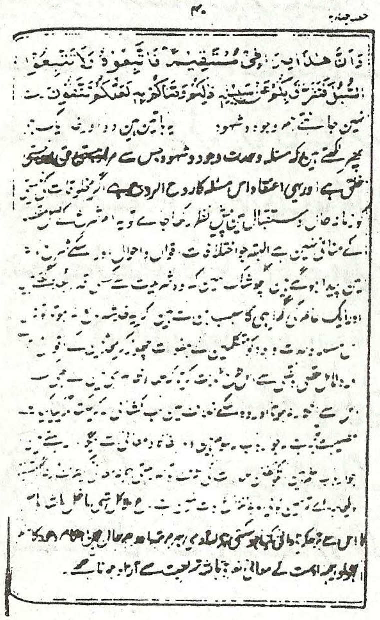

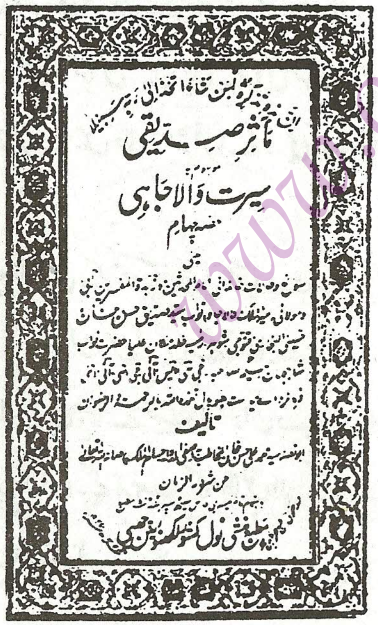

اس عبارت میں نواب صاحب نہ صرف وحدت وجود کا اقرار کر رہے ہیں بلکہ اس کا غلط مطلب لینے والے یعنی اسے حلول کہنے والے کو نادان اور بیوقوف بھی کہہ رہے ہیں اور وحید الزمان صاحب نے ہدیۃ المہدی ص ۵۱، ۵۱ میں وحدت الوجود کو بالکل برحق تسلیم کیا ہے اور ۵۱ پر لکھا ہے کہ اس مسئلہ کا موجد شیخ ابن عربی تو اصول اور فروع کے لحاظ سے اہلحدیث تھا۔ نیز شیخ ابن عربیؒ کو غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی نے بھی خاتم الولایۃ المحمدیۃ (محمد ﷺ کی ولایت ان ہی پر ختم ہے) جیسے معزز القاب سے نوازا ہے (الحیات بعد الممات ص ۱۲۳) اور نواب صدیق حسن صاحب شیخ ابن عربی کے بارے میں لکھتے ہیں:

فجزاه الله عنا وعن سائر المسلمين جزاء حسنا و افاض علينا من انواره، وكسانا من حلل اسراره، وسقانا من حميا شرابه وحشرنا فى زمرة احبابه، بجاه سيد اصفياء خاتم انبيائه. (التاج المکلل ص ۱۷۶ مطبوعہ مکتبہ دارالسلام)

کہ اللہ ان کو جزاء دے ہماری طرف سے اور تمام مسلمانوں کی طرف سے بہترین جزاء اور ان کے انوارات سے ہمیں مستفیض فرمائے اور ان کے اسرار و باطن کا لباس ہمیں پہنائے انکی شراب علم کی حرارت سے ہمیں سیراب فرمائیں ان کے احباب کے زمرے میں ہمارا حشر فرمائے۔ نبی کریم ﷺ کے مرتبہ اور مقام کے وسیلہ سے ہماری یہ دعا قبول فرما۔

اس عبارت سے فوت شدہ کا وسیلہ بھی ثابت ہوگیا جو کہ غیر مقلدین کے نزدیک شرکیہ عقیدہ ہے۔

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کرو : ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

نوٹ:۔ غیر مقلدین وحدت وجود کو صوفیاء کی ایک اصطلاح کی بجائے عقیدہ کا عنوان دیتے ہیں اور پھر اس کو کفریہ اور شرکیہ عقیدہ کہتے ہیں۔ لہٰذا یہ لوگ غور کریں کہ ان کے مذہب کے مطابق ان کے بڑے اس عقیدے کے قائل ہونے کی وجہ سے کافر و مشرک تو نہیں ہوئے؟

عقیدہ نمبر ۱۹:۔ (حضرت مہدی کے زمانے میں رجعت ہوگی)

غیر مقلد عالم مُلا معین صاحب لکھتے ہیں:

من مات على الحب الصادق لامام العصر المهدى عليه السلام ولم يدرك اوانه اذن الله سبحانه ان يحييه فيفوز فوزا عظيما فى حضوره من بخوره فى نوره وهذه رجعة فى عهده عليه السلام.

(دراسات اللبیب فی الاسوۃ الحسنۃ بالحبیب ص ۲۵۱ مصنف ملا معین مطبوعہ کراچی)

ترجمہ:۔ کہ جو شخص حضرت امام مہدی علیہ السلام کی سچی محبت پر فوت ہوگیا اور وہ امام کا زمانہ نہ پا سکا تو اللہ تعالیٰ اجازت دیں گے یہ کہ (حضرت مہدی) اس کو زندہ کریں پھر وہ آپ کے حضور بڑی کامیابی پائے گا ان کے نور کی دھونی سے۔ اور یہ رجعت انکے زمانے میں ہوگی۔

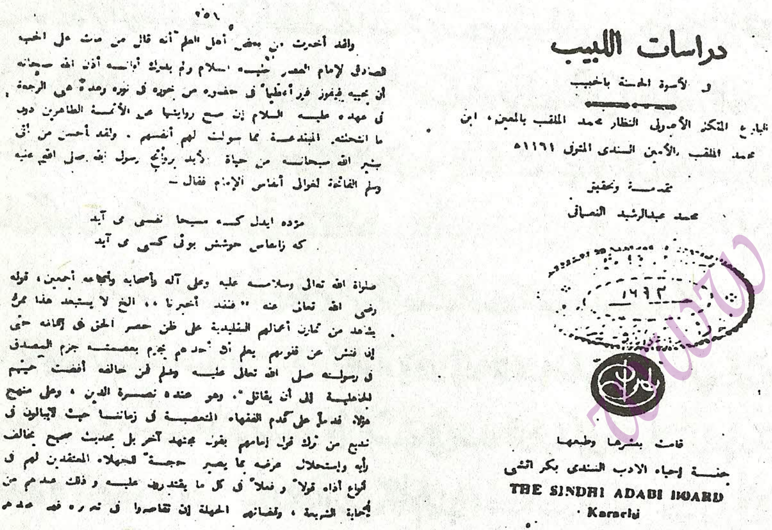

دراسات اللبيب
في الأسوة الحسنة بالحبيب
للعلامة البارع المتكلم الأصولي النظار محمد الملقب بالمعين، ابن
محمد الملقب بالأمين السندي المتوفى ١١٦١ھ
مقدمة وتحقيق
محمد عبدالرشيد النعماني
١٦٦٣
قامت بنشرها وطبعها
لجنة إحياء الأدب السندي بكراتشي
THE SINDHI ADABI BOARD
Karachi

٥٦

ولقد أخبرت من بعض أهل العلم أنه قال من مات على الحب الصادق لإمام العصر عليه السلام ولم يدركه أوانه أذن الله سبحانه أن يحييه فيفوز فوزا عظيما في حضوره من بخوره في نوره وهذه هي الرجعة في عهده عليه السلام إن صح روايتها عن الأئمة الطاهرين دون ما انتحلته المبتدعة مما سولت لهم أنفسهم . ولقد أحسن من أتى بخبر الله سبحانه من حياة الأبد بروائح رسول الله صلى الله عليه وسلم الفائحة لغوالي أنفاس الإمام فقال —

مژده ای دل که مسیحا نفسی می آید
که ز انفاس خوشش بوی کسی می آید

صلوات الله تعالى وسلامه عليه وعلى آله وأصحابه وأتباعه أجمعين، قوله رضي الله تعالى عنه " فقد أخبرنا " . الخ لا يستبعد هذا ممن يشهد من تمارين أعمالهم التقليدية على ظن حصر الحق في إمامه حتى إن فتش عن قلوبهم يعلم أن أحدهم يجزم بمصنفه جزم المصدق في رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم فمن خالفه أفضت حميتهم الجاهلية إلى أن يقاتل ". وهو عنده نصرة الدين ، وعلى منهج هؤلاء قدماء على قدم الفقهاء المتعصبة في زماننا حيث لا يبالون في تبديع من ترك قول إمامهم بقول مجتهد آخر بل بحديث صحيح يخالف رأيه واستحلال عرضه بما يصير حجة الجهلاء المعتقدين لهم في أنواع أذاه قولا وفعلا في كل ما يقدرون عليه و ذلك عندهم من الحماية الشرعية ، ولقصانهم الجهلة إن تقاصروا في نصره فهو عندهم

نوٹ:۔ یہ عقیدہ رجعت شیعوں کا عقیدہ ہے جو کہ باطل اور مردود ہے۔ لیکن غیر مقلدین کو بھی یہ عقیدہ پسند آگیا اس لیے انہوں نے بھی اختیار کرلیا ہے۔

عقیدہ نمبر۲۰:۔ (شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ماکان ومایکون جانتے ہیں)

مشہور غیر مقلد عالم محمد یوسف جے پوری صاحب احناف مقلدین میں اولیاء اللہ کے نہ ہونے پر دلیل دیتے ہیں کہ:

"طبقات ابن رجب ص۲۰۲ ج ا میں میں ہے کہ قیل للشیخ ھل کان الا ولیاء علی غیر اعتقاد احمد بن حنبل فقال ماکان ولا یکون.

ترجمہ:۔ حضرت پیران پیر سے پوچھا گیا حنبلی مذہب والوں کے سوااور مذہب میں کچھ ولی ہوئے ہیں یا نہیں فرمایا کہ نہ تو ہوئے ہیں اور نہ ہی ہوں گے۔

(حقیقۃ الفقہ ص ۱۸۳ مطبوعہ نعمان پبلشرز)

احناف کے ساتھ بغض وعناد میں ہوش ہی نہیں۔اور یہ قرآن وحدیث کے کھو کھلے دعوے کرنے والوں نے بجائے قرآن وحدیث پیش کرنے کے ایک متروک ومردود قول سے جہاں مسلمہ حقیقت کا انکار کر دیا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے علاوہ مخلوق کے لیے علم غیب مان لیا ہے۔لیکن گرامی قدر قارئین غیر مقلدین احناف کے ساتھ حسد اور بغض میں ہر قسم کا غلط عقیدہ اپنانے کے لیے تیار ہیں۔ براہو ترک تقلید کا کہ یہ نسان کو کہاں سے کہاں تک پہنچاتی ہے۔

غیر مقلدین چونکہ عام طور پر علماء دیوبند پر کفر وشرک کے فتوے کشف کرامات اور بعض احوال کی وجہ سے لگاتے ہیں اور ایسے واقعات اور عبارات کو علماء دیوبند کے عقائد باور کراتے ہیں اس لیے ہم بطور الزام غیر مقلدین کے علماء کی چند ایسی عبارات پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:۔

عقیدہ نمبر۲۱:۔ (زندہ اور مردہ کو علم غیب)

مشہور غیر مقلد عالم عبدالمجید سوہدروی صاحب، قاضی محمد سلیمان منصور پوری غیر مقلد کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"حضرت قاضی صاحب جب بھی لاہور تشریف لاتے تو مال روڈ پر حیات برادرز کے ہاں قیام فرمایا کرتے تھے فضل کریم بن حاجی حیات محمد مالک خرم کا بیان ہے کہ جس مکان پر آپ ٹھہرا کرتے تھے اس کے قریب ہی ایک خانقاہ تھی جو اجڑی ہوئی تھی ایک دن آپ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا یہاں کوئی قبر ہے میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے کہا آج رات خواب میں ہمیں وہ بزرگ ملے اور کہا کہ قاضی جی آپ اتنی بار یہاں تشریف لائے مگر ہمیں ایک بار بھی نہیں ملے قاضی صاحب نے یہ بھی فرمایا وہ بہت نیک اور صالح آدمی تھے فلاں جگہ کے رہنے والے تھے ادھر سے گزر رہے تھے کہ انتقال ہو گیا میاں فضل کریم کہتے ہیں کہ اس کے بعد جب میں نے اس کی تحقیق کی تو وہ باتیں ویسی ہی ثابت ہوئیں جو قاضی صاحب نے بیان فرمائی تھیں یہاں تک کہ انکا نام اور پتہ بھی قاضی صاحب نے بتا دیا تھا۔ (کرامات اہلحدیث ص ۸۳۔۸۴)

خط کشیدہ عبارت پر غور فرمائیں کہ قاضی سلیمان منصور پوری غیر مقلد (سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر کتاب رحمۃ اللعالمین کے مصنف) کے پاس وہ بزرگ رات کو قبر سے آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ پہلے بھی کئی دفعہ آچکے ہیں لیکن ہم سے نہیں ملے تو قاضی صاحب نے میزبان کو اس قبر والے کا نام موت کا واقعہ اور علاقہ سب کچھ بتا دیا۔ شاباش یہ ہیں غیر مقلد کہ قبر میں پڑا ہوا بھی عالم الغیب ہے۔ بتا رہا ہے کہ آپ اتنی مرتبہ آئے اور میرے پاس نہیں آئے اور قاضی صاحب نے تو حد کر دی کہ اس کے بارے میں پوری تفصیل بتا دی۔ غیر مقلدو بتاؤ آپ کے بڑے اگر ایسے عقیدے کے بعد بھی مسلمان تھے تو پھر آج مخلوق کیلئے علم غیب ثابت کرنے والوں کو کافر کیوں کہتے ہو۔

مشہور غیر مقلد مولانا غلام رسول صاحب کا واقعہ ہے۔

حاجی کرم الٰہی میاں سنگھ نے بیان کیا کہ میری شادی کے موقعہ پر میری والدہ کا زیور

گم ہو گیا جس جگہ رکھا تھا۔ بہت سی دفعہ وہاں دیکھا لیکن کچھ پتہ نہ چلا اور جگہ بھی تلاش کیا لیکن بے فائدہ میری والدہ مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئی اور زیور کے گم ہونے کا ذکر کیا آپ نے فرمایا جاؤ جس جگہ رکھا تھا وہیں پڑا ہوا ہے میری والدہ نے پھر آ کر دیکھا تو زیور اسی جگہ پڑا تھا۔

(سوانح حیات مولانا غلام رسول ص ۱۰۴ـ۱۰۵)

دوسرا واقعہ:۔ ایک حجام آپ (مولانا غلام رسول) کی حجامت کر رہا تھا۔ اس نے کہا حضرت میرا بیٹا کئی سال سے باہر گیا ہوا ہے معلوم نہیں وہ کس جگہ ہے زندہ ہے یا مر گیا ہے۔ ایک ہی بیٹا ہے بہو جوان ہے دعا فرما دیں یا مجھ کو پڑھنے کے واسطے بتا دیں کہ آ جاوے آپ خاموش رہے حجام کہتا ہے کہ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ مولوی صاحب کچھ پڑھتے ہیں۔ جب حجامت کرا چکے تو میں نے پھر عرض کی آپ نے فرمایا وہ تو گھر میں روٹی نمکین نخود کے ساتھ کھا رہا ہے جا کر دیکھو حجام کہتا ہے کہ میں آپ کا یہ فرمان سن کر حیران رہ گیا کیونکہ میں آپ کی کرامات بہت سی سن چکا تھا لہٰذا میرے دل میں خیال پیدا ہو گیا کہ شاید میرا بیٹا آ گیا ہو۔ جب میں گھر گیا تو میرا بیٹا نخود کی روٹی کھا رہا تھا اس نے کہا میں سکھر ملک سندھ میں آٹا گوندر رہا تھا پانی لینے کے واسطے باہر نکلا ہوں معلوم نہیں کیا ہوا مجھے کسی نے اٹھایا طرفۃ العین میں یہاں اپنے گاؤں میں پہنچ گیا ہوں۔ میرا کل سامان اور اوزار وغیرہ سکھر میں پڑے ہوئے ہیں

(سوانح حیات ۱۰۷ـ۱۰۸)

نمبر ۲۲:۔ (انسان کتا بن گیا)

مشہور غیر مقلد عالم غلام رسول کا واقعہ لکھا ہے:

کہ موضع مرالیوالہ میں ہمارا ایک رشتہ دار سلطان احمد نامی رہتا تھا بڑا متمول آدمی تھا ان کا ہمسایہ ایک لوہار تھا جو نامی چور تھا یہ وہ سلطان احمد صاحب نے میرے سامنے بیان کیا کہ میں نے مولوی صاحب کے آگے عرض کیا کہ میرے بچے یتیم ہیں رات بھر ہمارا ہمسایہ لوہار سونے نہیں دیتا وہ ہر وقت اسی کوشش میں رہتا ہے کہ موقع بنے تو سب کچھ لوٹ لوں آپ نے کچھ پڑھنے کے لیے فرمایا اور کہا کہ پڑھ کر بے فکر ہو کر سو رہا کرو انشاء اللہ وہ کتا بھونک بھونک کر خود ہی چلا جایا کرے گا تو ایسا ہی ہوتا رہا اس کے بعد مولوی (غلام رسول) صاحب جلد ہی فوت ہو گئے وہ لوہار خود بیان کرتا ہے کہ میں نے مولوی سلطان احمد کے گھر جا کر چار دفعہ نقب لگائی جب اندر جاتا تو کتے کی شکل ہو جاتی اور کتے ہی کی طرح بھونکتا ہوا باہر نکلتا۔ ایک دفعہ نقب لگا کر اندر گیا بیوی صاحبہ جاگ رہے تھے میری صورت مسخ ہوتی دیکھ کر کہا بھائی تیری صورت مسخ ہونے سے تعجب بھی آتا ہے لیکن جس کی زبان سے یہ کلمات نکلے ہیں اس کی زبان بھی سیف الرحمان تھی جو کچھ انہوں نے کہا وہ ضرور ہوا اور آئندہ بھی انشاء اللہ ہوتا رہے گا۔

(سوانح حیات حضرت مولانا غلام رسول، ص نمبر ۱۳۷ـ۱۳۸، تالیف و تصنیف مولانا عبدالقادر خلف اکبر حضرت مولانا مرحوم مطبوعہ فضل بکڈپو اردو بازار گوجرانوالہ)

اگلے صفحہ پر عکس ملاحظہ کریں۔

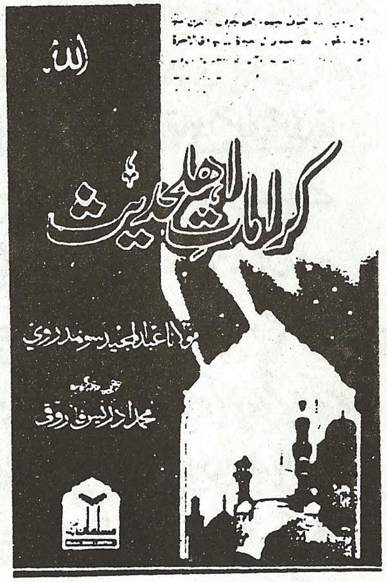

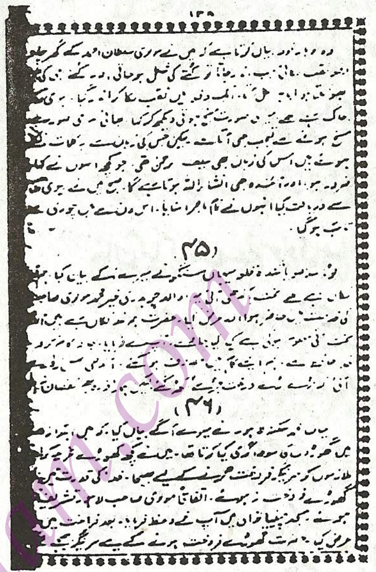

اس غیر مقلد مولوی غلام رسول صاحب کے القابات کتاب کے اوپر اس طرح لکھے ہیں عالم باعمل واعظ بے بدل حاجی حرمین شریفین مقبول دارین جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول حضرت مولانا غلام رسول۔

حاجی حرمین کے لقب سے ایک بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ غیر مقلدین میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو حرمین شریفین میں گئے بغیر بھی حاجی ہیں۔

عقیدہ نمبر ۲۳:۔ (موت پر اختیار)

مشہور غیر مقلد عالم غلام رسول قلعہ میاں سنگھ کا واقعہ ہے۔

حافظ غلام محمد صاحب ساکن سدہ ضلع شاہ پور ایک دن مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مولوی صاحب کو دیکھ کر بہت روئے مولوی صاحب نے رونے کا سبب دریافت فرمایا حافظ صاحب نے بیان کیا کہ گاؤں کا نمبردار مجھے سخت سزا ایذا

دیتا ہے یہاں تک کہ مجھے گاؤں سے باہر نکال دیا ہے میرے اور نمبرداری عداوت کی وجہ شرعی امور ہیں مولوی صاحب سن کر خاموش ہو گئے۔ حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ میں تین روز آپ کی خدمت میں رہا مولوی صاحب اپنی جوتی صبح کے بعد زمین پر پانچ دفعہ زور سے مارتے تیسرے روز مجھے فرمایا کہ حافظ جاؤ جلد پہنچنا تا کہ اس نمبردار کا جنازہ تم ہی پڑھاؤ تا کہ دشمن سے بھی کچھ مل ہی جائے حافظ صاحب کا بیان ہے کہ جب میں گاؤں کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ لوگ اس نمبردار کا جنازہ لیے جا رہے ہیں حسب فرمان مولوی صاحب اس کا جنازہ میں نے جا کر پڑھایا۔

(سوانح حیات مولانا غلام رسول ص ۱۰۲-۱۰۳)

عقیدہ نمبر ۲۴:۔ (بھینس سے زبردستی کٹی لی)

مشہور غیر مقلد پیر صوفی محمد عبداللہ بانی مدرسہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن کا واقعہ ہے۔

”محمد اسحاق بھٹی صاحب لکھتے ہیں میرے فیصل آباد کے ایک دوست مولوی محمد رمضان یوسف سلفی نے بتایا کہ صوفی (محمد عبداللہ) صاحب کسی گاؤں میں گئے اور ایک شخص انہیں اپنے گھر لے گیا اور کہا کہ میری بھینس ہر سال کٹا جنتی ہے دعا فرمائے یہ کٹی جنے صوفی صاحب نے (بجائے دعا کے) بھینس کی دم پکڑی اور اسے تین دفعہ کھینچ کر کہا۔۔۔ دے کٹی۔۔۔۔ دے کٹی۔۔۔۔ دے کٹی۔۔۔۔ اس کے بعد اس نے متواتر تین کٹیاں دیں

(صوفی محمد عبداللہ حالات، خدمات، آثار، ص ۳۶۱، مصنفہ محمد اسحاق بھٹی، مطبوعہ شاکرین شیش محل روڈ لاہور)

اصل عکس اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں۔

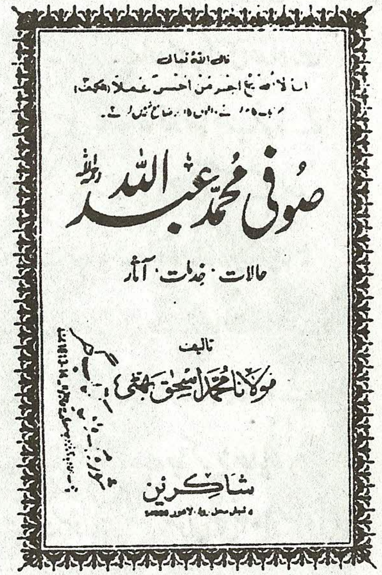

قال اللہ تعالیٰ

انا لا نضیع اجر من احسن عملا (الکہف)

صوفی محمد عبد اللہ رحمہ اللہ

حالات · خدمات · آثار

تالیف

مولانا محمد اسحاق بھٹی

شاکرین

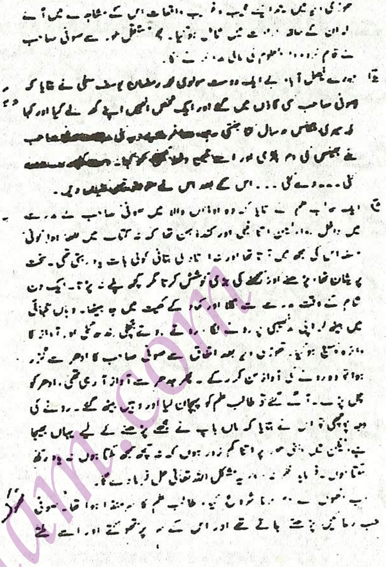

غیر مقلد پیر نے اللہ سے مانگنے کے بجائے بھینس کی دم پکڑ کر اس سے زبردستی کٹیاں وصول کیں اور بھینس بیچاری بھی شاید ڈر گئی ہو گی کہ آج میری دم نام نہاد الحدیث کے ہاتھ میں ہے اگر کٹیاں نہ دیں تو۔۔۔۔

شاہد یہی وجہ ہے کہ غیر مقلدین کے مجدد اور ان کے والد محترم جناب نواب صدیق حسن خان نے اللہ تعالیٰ کی بجائے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو غوث اعظم لکھا ہے چنانچہ لکھتے ہیں: غوث اعظم نے غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے۔ (الاحتواء علی مسئلہ الاستواء ص۲۴ مطبوعہ مجددی لاہور) اصل عکس ص۵۰ پر ملاحظہ کریں

عقیدہ نمبر ۲۵:۔ (جمعرات کو روحوں کا گھروں میں آنا)

لکھوی خاندان کا مشہور غیر مقلد حافظ محمد لکھوی صاحب لکھتے ہیں:

رات جمعہ دی مغرب پیچھے ہک روایت آئی
آون روح وچ اپنے خویشاں یا جتھ ہے آشنائی

(احوال الآخرت ص ۱۷ مطبوعہ ملک بشیر احمد تاجر کتب، کشمیری بازار لاہور)

ترجمہ:۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ جمعہ کی رات کو مغرب کے بعد روح اپنے رشتہ داروں کے گھروں میں یا جہاں اس کی واقفیت ہوتی ہے وہاں آتی ہے۔

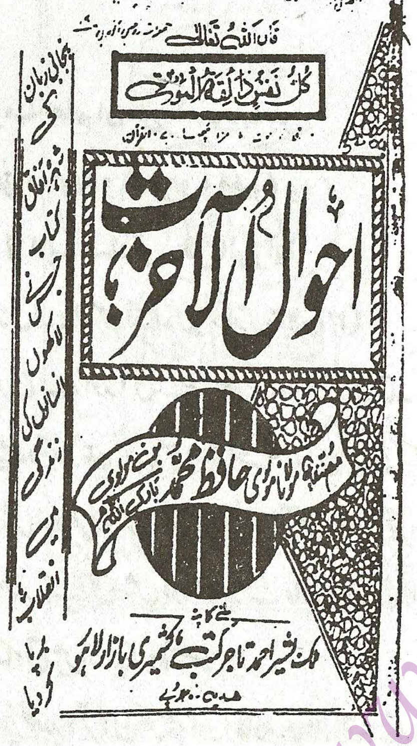

قال اللہ تعالیٰ

کل نفس ذائقۃ الموت

احوال الآخرت

مصنفہ مولانا مولوی حافظ محمد لکھوی

پنجابی زبان کی شہرہ آفاق کتاب جس نے لاکھوں انسانوں کی زندگی میں انقلاب برپا کر دیا

ملک بشیر احمد تاجر کتب کشمیری بازار لاہور

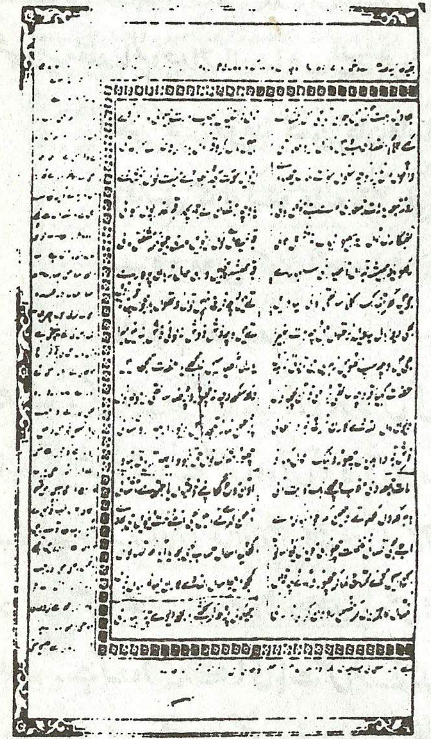

نوٹ:۔ اب غیر مقلدین طالب الرحمان اور زبیر علی زئی کذاب وغیرہ کے ذمہ ہے کہ وہ اس حدیث کی نشاندہی کر کے صحت ثابت کریں ورنہ سیدھے سادھے مسلمانوں کو اپنے بڑوں کی طرح حدیث کے نام پر دھوکہ دے کر گمراہ کرنا چھوڑ دیں۔

محترم قارئین غیر مقلدین کے اللہ تعالیٰ اور انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے متعلق عقائد کے بعد حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق ان کے علماء کے چند عقائد ملاحظہ فرمائیں۔

عقیدہ نمبر۲۶:۔ (بعض صحابہ (رضی اللہ عنہم) فاسق ہیں) نعوذ باللہ

مشہور غیر مقلد عالم وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

> افمن کا ن مومنا کمن کان فاسقا ومنه یعلم ان من الصحابه من هو فاسق کا لولیدو مثله یقال فی حق معاویه و عمرو و مغیره و سمره و معنی کون الصحابة عدو لا انهم صادقون فی الروایة لا انهم معصومون (نزل الابرار من فقہ النبی المختار ص۹۴ ج۳)

ترجمہ:۔ کیا پس وہ شخص جو مومن ہو فاسق کی طرح ہے اور اسی سے معلوم ہوا کہ بے شک صحابہ رضی اللہ عنہ میں سے بعض وہ ہیں جو فاسق ہیں۔ جیسے ولید (بن عقبہ رضی اللہ عنہ) اور اسی طرح کہا جائے گا۔ معاویہ (بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ) کے حق میں اور عمرو (بن العاص رضی اللہ عنہ) اور مغیرہ (بن شعبہ رضی اللہ عنہ) اور سمرہ (بن جندب رضی اللہ عنہ) کے حق میں اور صحابہ کے عادل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ (نبی ﷺ) کی بات نقل کرنے میں صادق ہیں نہ یہ کہ وہ معصوم ہیں۔

غیر مقلدین کا صحابہ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کے متعلق یہ عقیدہ قرآن کریم اور احادیث متواترہ کے صراحتاً خلاف ہے۔ اور شیعت کی واضح ترجمانی ہے۔

اصل عکس اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں۔

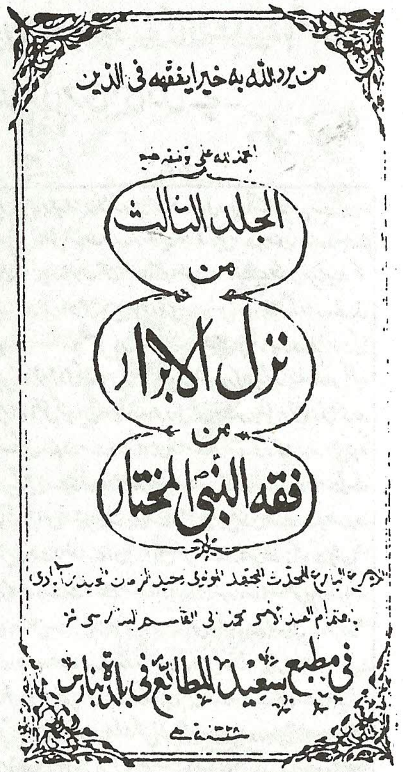

من یرد اللہ بہ خیرا یفقهه فی الدین

الحمد للہ علی [illegible]

الجلد الثالث
من
نزل الابرار
من
فقه النبي المختار

للحبر البارع المحدث المجتهد المولوی وحید الزمان [illegible] آبادی

باهتمام [illegible]

فی مطبع سعید المطابع فی بلدة بنارس

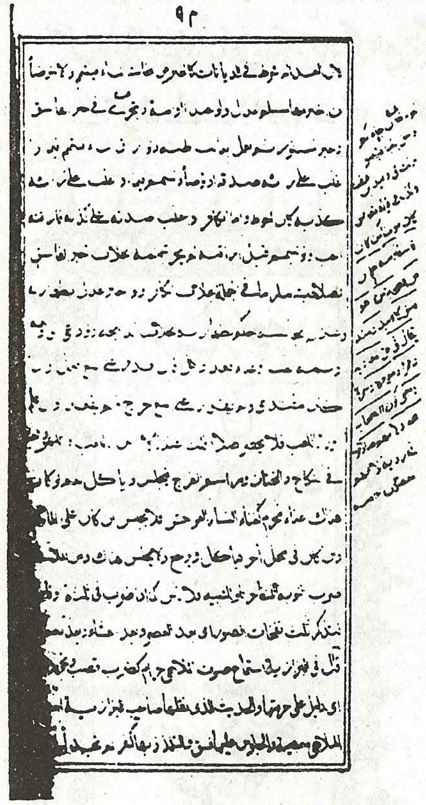

عقیدہ نمبر۲۷:۔ (صحابہ (رضی اللہ عنہم) مشت زنی کرتے تھے) نعوذ باللہ

مشہور غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خان کے بیٹے نواب نور الحسن خان لکھتے ہیں:

> واحادیث وارده در منع از نکاح بدست ثابت وصحیح نشده بلکہ بعض اہل علم نقل ایں استمناء از صحابہ نزد غیبت از اہل خود کرده اند ودر مثل ایں کار حرج نیست (عرف الجادی من جنان ہدی الہادی ص ۲۰۷ مطبوعہ مطبع صدیقی بھوپال)

ترجمہ:۔ اور اپنے ہاتھ سے منی نکالنے سے منع کی احادیث صحیح اور ثابت نہیں ہیں بلکہ

بعض اہل علم نے نقل کیا ہے کہ صحابہ بھی اپنے گھروں سے دور ہونے کی وقت اپنے ہاتھوں سے منی نکالتے تھے (نعوذ باللہ) اور اس کام میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔

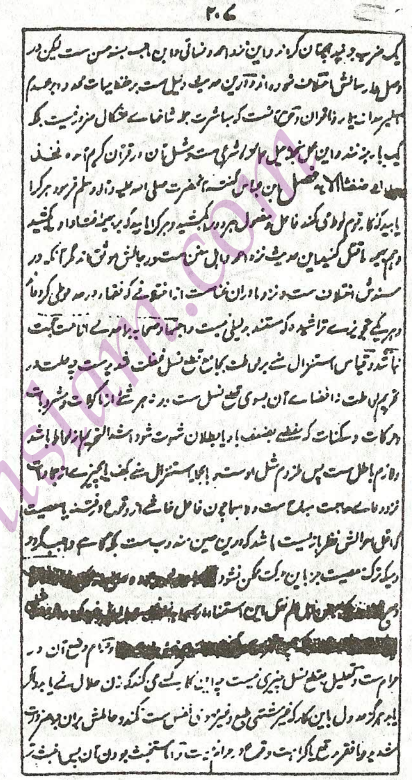

۲۰۷

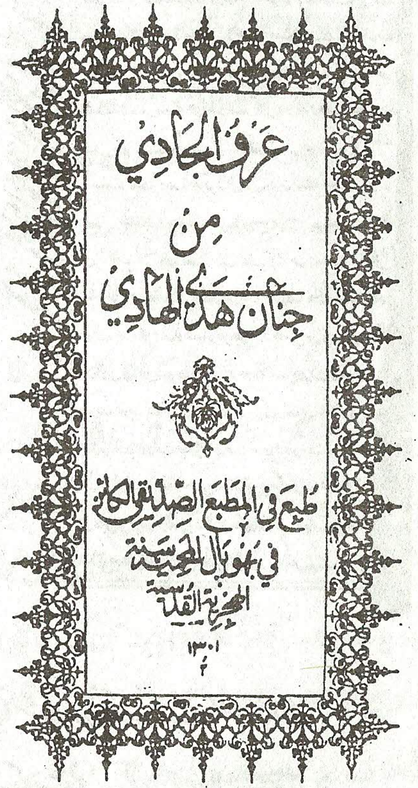

عرف الجادي

من

جنان هدى الهادي

طبع في المطبع الصديقي الكائن في بهوپال المحمية المحروسة

۱۳۰۱

قیدہ نمبر۲۸:۔ (حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی سمجھ معتبر نہیں) نعوذ باللہ

شہور غیر مقلد عالم محمد جونا گڑھی ایک عنوان قائم کرتا ہے:

حضرت فاروق ؓ کی سمجھ کا معتبر نہ ہونا۔ (نعوذ باللہ)

گے پھر عنوان قائم کرتا ہے۔

صحابہ کی درایت (سمجھ) معتبر نہیں۔ (شمع محمدی ص ۱۹ مکتبہ محمدیہ چیچہ وطنی)

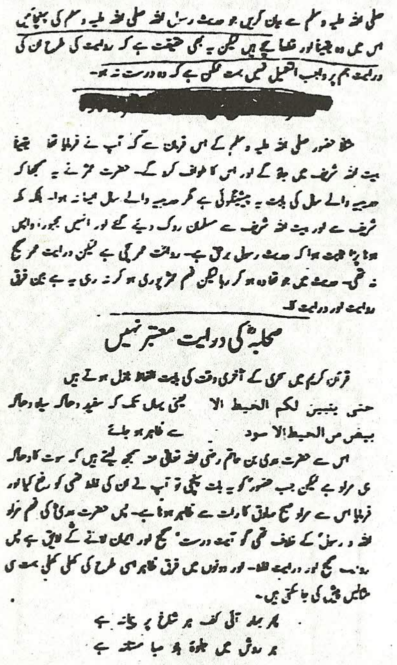

صحابہؓ کی درایت معتبر نہیں

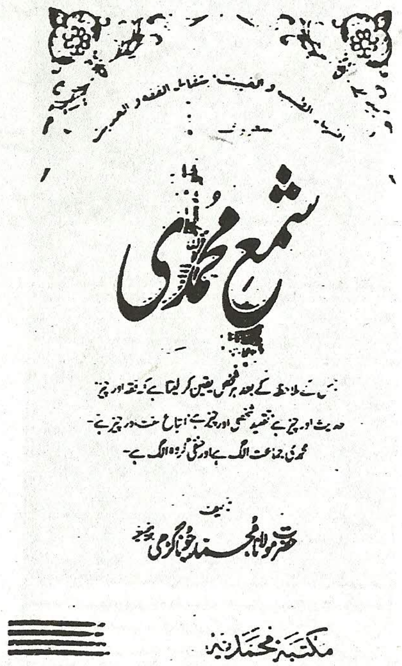

شمع محمدی

تصنیف

حضرت مولانا محمد جونا گڑھی

مکتبہ محمدیہ

قارئین بہت معذرت میرے پاس اصل کتاب میں لائٹ پنسل کے نشان کی وجہ سے ”حضرت فاروق کی سمجھ کا معتبر نہ ہونا“ عنوان چھپ گیا ہے۔ اور غیر مقلدین کے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری صاحب محمد جونا گڑھی کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تین طلاقوں کے تین ہونے والے فتوے کے متعلق لکھتے ہیں۔

”دوستو اگر اسی پر اصرار ہے کہ نہیں حضرت عمر یہ فتوٰی ابدالآباد کے لیے شرعی طور پر ہی دیا ہے تو ہم کہتے ہیں پھر آپ اور ہم اسے کیوں مانیں ہم فاروقی تو نہیں محمدی ہیں۔ ہم نے انکا کلمہ تو نہیں پڑھ آنحضرت ﷺ کا کلمہ پڑھا ہے۔“ (فتاوٰی ثنائیہ ص ۲۵۲ ج ۲ مطبوعہ مکتبہ ثنائیہ سرگودھا)

اصل عکس صفحہ ۵۰ پر ملاحظہ کریں۔

عقیدہ نمبر ۲۹:۔ (صحابہؓ کی بات کوئی حجت نہیں) نعوذ باللہ

غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی صاحب لکھتے ہیں:

رابعاً یہ کہ لوفرضنا تو یہ حضرت عائشہؓ اپنے فہم سے فرماتی ہیں۔ اور فہم صحابہ حجت شرعی نہیں ہے کما ثبت فی اصول الحدیث۔ بلفظہ

(فتاوی نذیریہ ص ۶۲۲ ج ۱ مطبوعہ نور اکیڈمی سرگودھا)

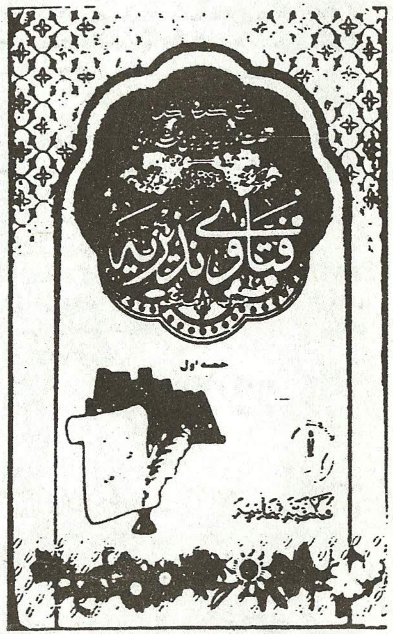

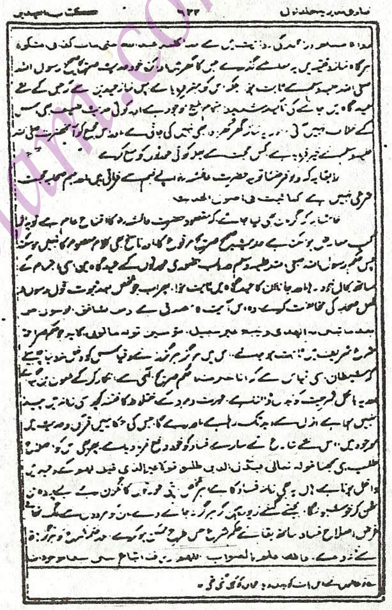

اور مشہور غیر مقلد نواب نورالحسن صاحب لکھتے ہیں:

دراصول مقرر شدہ کہ قول صحابی حجت نیست۔

(عرف الجادی من جنان ہدی الہادی ص ۱۰۱)

ترجمہ:۔ کہ اصول میں یہ بات طے شدہ ہے کہ صحابی کا قول حجت نہیں ہے۔

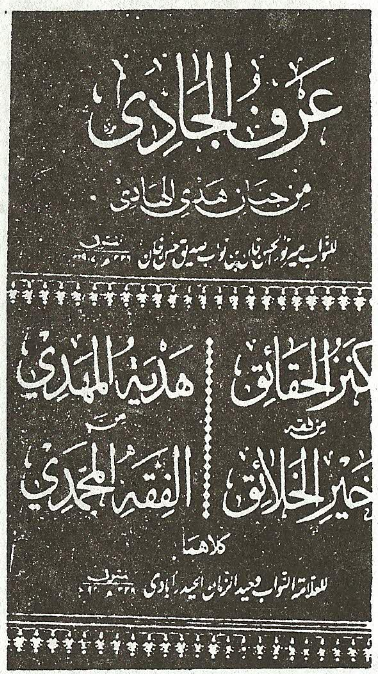

عرف الجادی
من جنان هدی الهادی
للنواب میر نور الحسن خان بن نواب صدیق حسن خان

کنز الحقائق
من فقه
خیر الخلائق

هدیة المهدی
من
الفقه المحمدی

کلاهما
للعلامة النواب وحید الزمان الحیدرآبادی

١٠١

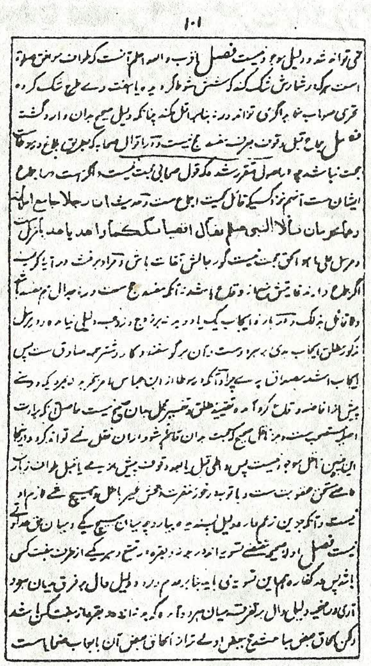

اور یہی عقیدہ نواب صدیق حسن خان نے بدور الاہلہ اور وحید الزمان نے ہدیۃ المہدی میں لکھا ہے۔

عقیدہ نمبر ۳۰:۔ (حضرت علیؓ کی خلافت خودساختہ اور عذاب خداوندی تھا) نعوذ باللہ

مشہور غیر مقلد حکیم فیض عالم صدیقی صاحب لکھتے ہیں:

آپ (حضرت علیؓ) کو امت نے اپنا خلیفہ منتخب نہیں کیا تھا آپ دنیائے سبائیت کے منتخب خلیفہ تھے اس لیے آپ کی خود ساختہ خلافت کا چار پانچ سالہ دور امت کے لیے ایک عذاب خداوندی تھا۔۔۔ آپ کی شہادت عالم اسلام کے لیے ایک آیت رحمت ثابت ہوئی۔ (صدیقہ کائنات ص ۲۳۷)

عقیدہ نمبر ۲۱:۔ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) بغیر توبہ کے مری تو مرتد مری (نعوذ باللہ)۔

حضرت مولانا قاری عبدالرحمان پانی پتیؒ فرماتے ہیں کہ مولوی عبدالحق بنارسی (غیر مقلد) کا فتویٰ جوا متعہ کا میرے پاس موجود ہے۔ اور مولوی عبدالحق نے برملا کہا کہ عائشہ علی سے لڑی اگر توبہ نہ کی ہوگی مرتد مری اور یہ بھی دوسری مجلس میں کہا کہ صحابہ کا علم ہم سے کم تھا۔ ان کو ہر ایک کو پانچ پانچ حدیثیں تھیں ہم کو ان سب کی حدیثیں یاد ہیں۔ (کشف الحجاب ص ۴۲)۔

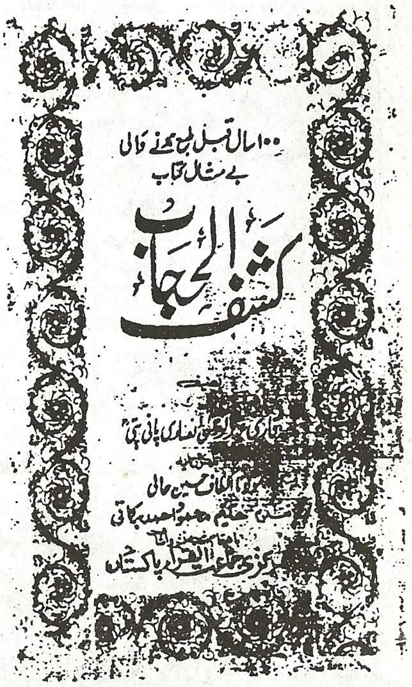

۱۰۰ سال قبل لکھی جانے والی بے مثال کتاب

کشف الحجاب

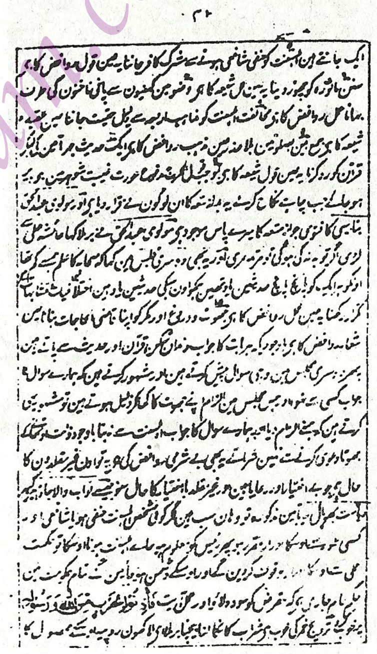

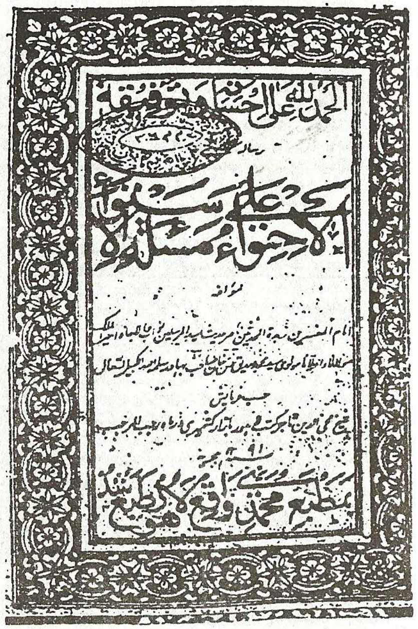

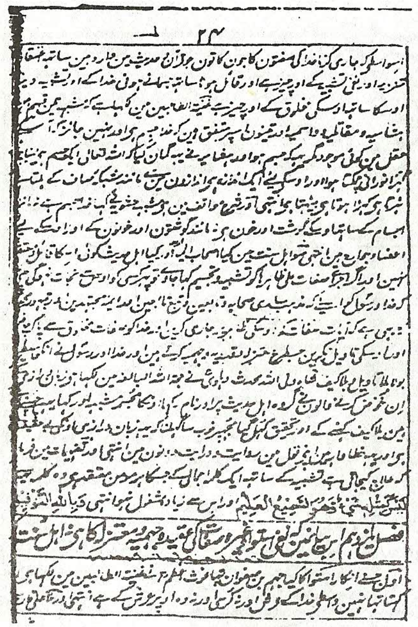

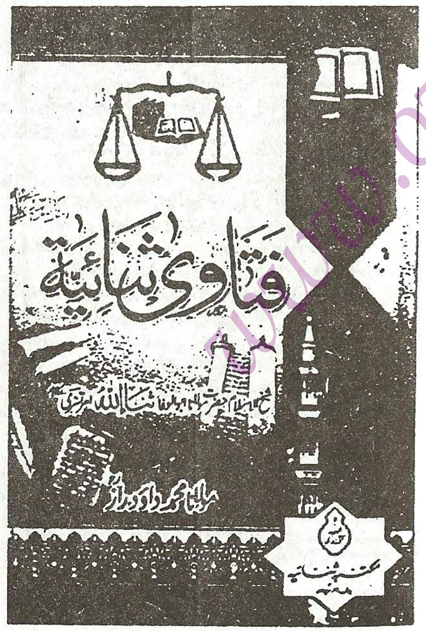

فتاویٰ ثنائیہ

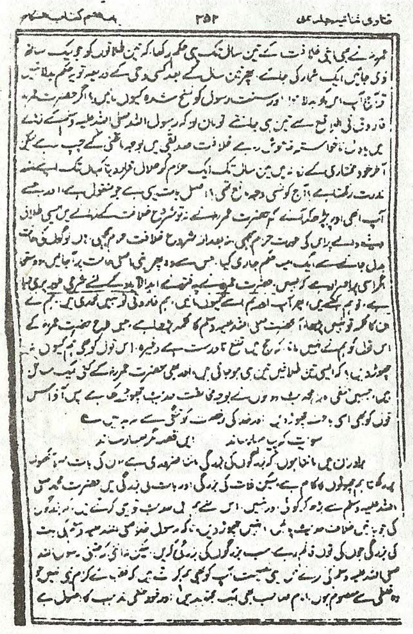

فتاوی ثنائیہ جلد اول ۳۵۲

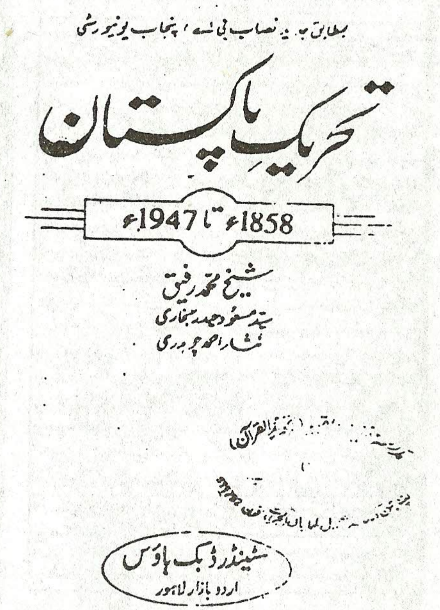

بمطابق جدید نصاب بی اے / پنجاب یونیورسٹی

تحریکِ پاکستان

1858ء تا 1947ء

شیخ محمد رفیق
سید مسعود حمید بخاری
نثار احمد چوہدری

سٹینڈرڈ بک ہاؤس
اردو بازار لاہور

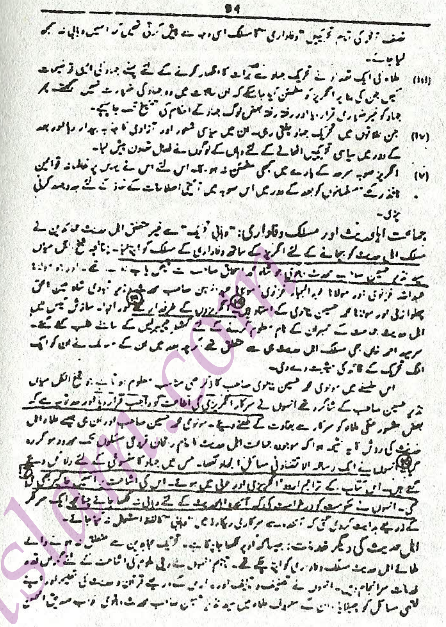

۵۹

جماعت اہل حدیث اور مسلک وفاداری:

اہل حدیث کی دیگر خدمات:

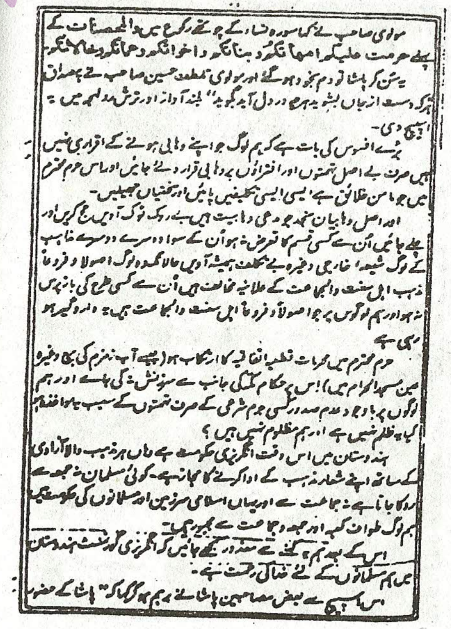

مولوی صاحب نے یہ سورہ نساء کے چوتھے رکوع میں والمحصنات کے پہلے حرمت علیکم امہاتکم و بناتکم و اخواتکم و عماتکم و خالاتکم یہ سن کر پاشا تو دم بخود ہو گئے اور مولوی تلطف حسین صاحب نے بصداق "ہر کہ دست از جاں بشوید ہر چہ در دل آید بگوید" بلند آواز اور ترش لہجہ میں یہ اسپیچ دی۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہم لوگ جو اپنے وہابی ہونے کے اقراری نہیں ہیں صرف بے اصل تہمتوں اور افتراؤں پر وہابی قرار دئے جائیں اور اس حرم محترم میں جو امن خلائق ہے ایسی ایسی تکلیفیں پائیں اور سختیاں جھیلیں۔

اور اصل وہابیان نجد جو مدعی وہابیت ہیں بے روک ٹوک آویں حج کریں اور چلے جائیں ان سے کسی قسم کا تعرض نہ ہو ان کے سوا دوسرے مذاہب کے لوگ شیعہ، خارجی وغیرہ بے تکلف ہمیشہ آویں حالانکہ وہ لوگ اصولاً و فروعاً مذہب اہل سنت والجماعت کے علانیہ مخالف ہیں ان سے کسی طرح کی باز پرس نہ ہو اور ہم لوگوں پر جو اصولاً و فروعاً اہل سنت والجماعت ہیں یہ دار و گیر ہو رہی ہے

حرم محترم میں محرمات قطعیہ اتفاقیہ کا ارتکاب ہو (جیسے آب زمزم کی بیع وغیرہ عین مسجد الحرام میں) اس پر حکام ملکی کی جانب سے سرزنش نہ کی جائے اور ہم لوگوں پر باوجود عدم صدور کسی جرم شرعی کے صرف تہمتوں کے سبب [illegible] کیا یہ ظلم نہیں ہے اور ہم مظلوم نہیں ہیں؟

ہندوستان میں اس وقت انگریزی حکومت ہے وہاں ہر مذہب والا آزادی کے ساتھ اپنے شعار مذہب کے ادا کرنے کا مجاز ہے۔ کوئی مسلمان نہ جمعہ سے روکا جاتا ہے نہ جماعت سے اور یہاں اسلامی سرزمین اور مسلمانوں کی حکومت میں ہم لوگ طواف کعبہ اور جمعہ و جماعت سے مجبور ہیں۔

اس کے بعد ہم یہ کہنے سے معذور نہ سمجھے جائیں کہ انگریزی گورنمنٹ ہندوستان میں ہم مسلمانوں کے لئے خدا کی رحمت ہے۔

اس اسپیچ سے بعض مصاحبین پاشا نے برہم ہو کر کہا کہ "پاشا کے حضور

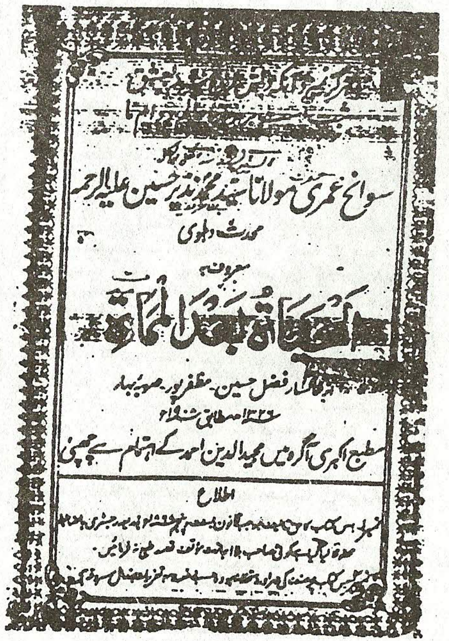

سوانح عمری حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین علیہ الرحمہ
محدث دہلوی

معروف بہ

الحیات بعد المماۃ

خاکسار فضل حسین۔ مظفرپور۔ صوبہ بہار

۱۳۲۶ھ مطابق ۱۹۰۸ء

مطبع اکبری آگرہ میں مجید الدین احمد کے اہتمام سے چھپی

اطلاع

الحیات بعد المماۃ کے مزید عکس انگریز سرکار کی خدمات

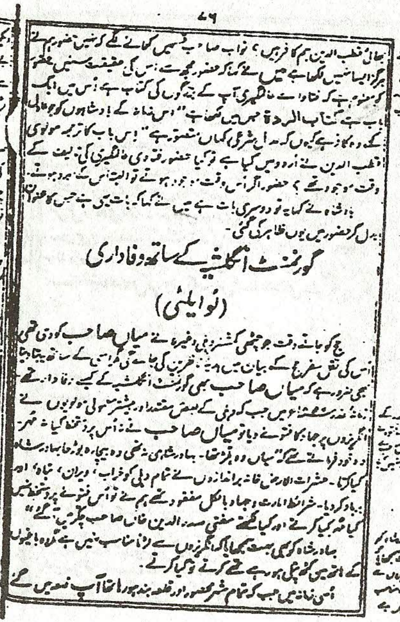

۷۶

بھائی قطب الدین ہم کافر ہیں؟ نواب صاحب قسمیں کھانے لگے کہ نہیں حضور ہم نے ہرگز ایسا نہیں لکھا ہے میں نے کہا کہ حضور مجھ سے اس کی حقیقت سنیں حضور کو معلوم ہے کہ فتاوائے عالمگیری آپ کے بزرگوں کی کتاب ہے۔ اس میں ایک باب ہے کتاب الردۃ جس میں لکھا ہے "اس زمانہ کے بادشاہوں کو جو عادل کہے وہ کافر ہے کیوں کہ عدل شرعی کہاں متصور ہے" اس باب کا ترجمہ مولوی قطب الدین نے اردو میں کیا ہے تو کیا حضور فتاوی عالمگیری کی تصنیف کے وقت موجود تھے؟ حضور اگر اس وقت موجود ہوتے تو البتہ اس کے مورد ہوتے۔ بادشاہ نے کہا یہ تو دوسری بات ہے میں نے کہا کہ بات یہی ہے جس کا عنوان بدل کر حضور میں یوں ظاہر کی گئی۔

گورنمنٹ انگلشیہ کے ساتھ وفاداری

(لوائلٹی)

حج کو جاتے وقت جو چٹھی کمشنر دہلی وغیرہ نے میاں صاحب کو دی تھی اس کی نقل سفر حج کے بیان میں آئے گی۔ غرض کہ جا بجا اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ میاں صاحب بھی گورنمنٹ انگلشیہ کے کیسے وفادار تھے۔ زمانہ غدر ۱۸۵۷ء میں جب کہ دہلی کے بعض مقتدر اور بیشتر معمولی مولویوں نے انگریزوں پر جہاد کا فتوے دیا تو میاں صاحب نے نہ اس پر دستخط کیا نہ مہر۔ اور خود فرماتے تھے کہ "میاں وہ ہڑبونگا تھا۔ بہادر شاہی نہ تھی وہ بیچارہ بوڑھا بہادر شاہ کیا کرتا۔ حشرات الارض خانہ براندازوں نے تمام دہلی کو خراب، ویران، تباہ اور برباد کر دیا۔ شرائط امارت و جہاد بالکل مفقود تھے ہم نے تو اس فتوے پر دستخط نہیں کیا شہ کیا کرتے اور کیا لکھتے مفتی صدر الدین خاں صاحب پکڑے گئے" بہادر شاہ کو بھی بہت سمجھایا کہ انگریزوں سے لڑنا مناسب نہیں ہے گر وہ باغیوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی ہو رہے تھے کرتے تو کیا کرتے۔

اس زمانہ میں جب کہ تمام شہر محصور اور قلعہ بند ہو رہا تھا آپ [illegible]

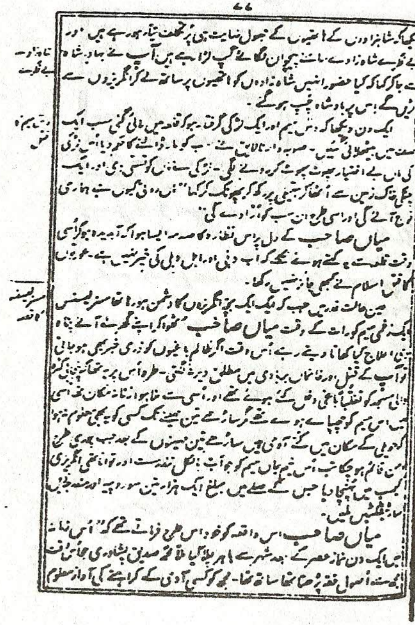

۷۷

دیکھا کہ شاہزادوں کے ہاتھیوں کے جھول نہایت ہی پر تکلف تیار ہو رہے ہیں اور بے غیرت شاہزادے سامنے بیچوان لگائے گپ لڑا رہے ہیں آپ نے بہادر شاہ سے جا کر کہا کہ کیا حضور انہیں شاہزادوں کو ہاتھیوں پر ساتھ لے کر انگریزوں سے لڑیں گے؟ اس پر بادشاہ چپ ہو گئے۔

ایک دن دیکھا کہ ایک میم اور ایک لڑکی گرفتار ہو کر قلعہ میں لائی گئی سب ایک صف میں بٹھلائی گئیں۔ صوبہ دار [illegible] سب کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔ اس لڑکی کی ماں بے اختیار بے ہوش ہو کر رونے لگی۔ لڑکی نے اس کو تسلی دی اور ایک چٹکی خاک زمین سے اٹھا کر [illegible] پر کچھ پھونک کر کہا "[illegible] ہماری فوج آئے گی اور اسی طرح ان سب کو [illegible]"

میاں صاحب کے دل پر اس نظارہ کا صدمہ ایسا ہوا کہ آبدیدہ ہو کر اسی وقت قلعہ سے یہ کہتے ہوئے نکلے کہ اب دہلی اور اہل دہلی کی خیر نہیں ہے۔ عورتوں کا قتل اسلام نے کبھی جائز نہیں رکھا۔

عین حالت غدر میں جب کہ ایک ایک بچہ انگریزوں کا دشمن ہو رہا تھا مسز لیسنس ایک زخمی میم کو رات کے وقت میاں صاحب اٹھوا کر اپنے گھر لے آئے پناہ دی، علاج کیا، کھانا دیتے رہے۔ اس وقت اگر ظالم باغیوں کو ذرا بھی خبر ہو جاتی تو آپ کے قتل اور خانماں بربادی میں مطلق دیر نہ تھی۔ طرہ اس پر یہ تھا کہ پنجابی کٹرہ والی مسجد کو تقریباً باغی دخل کئے ہوئے تھے اور اسی سمت تھا جو زنانہ مکان تھا اسی میں اس میم کو چھپائے ہوئے تھے۔ گر ساڑھے تین مہینے تک کسی کو یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ دہلی کے مکان میں کون آدمی ہیں ساڑھے تین مہینوں کے بعد جب بعد کی طرح امن قائم ہو چکا تب اس زخم خوردہ میم کو جو اب بالکل تندرست اور توانا تھی انگریزی کیمپ میں پہنچا دیا جس کے صلے میں مبلغ ایک ہزار تین سو روپیہ اور سند خوشنودی ساتھ بخششیں ملیں۔

میاں صاحب اس واقعہ کو خود اس طرح فرماتے تھے کہ "اس زمانہ میں ایک دن نماز عصر کے بعد شہر سے ادھر چلا آیا ملا محمد صدیق پشاوری جو اس وقت مجھ سے اصول فقہ پڑھتا تھا ساتھ تھا۔ مجھ کو کسی آدمی کے کراہنے کی آواز معلوم

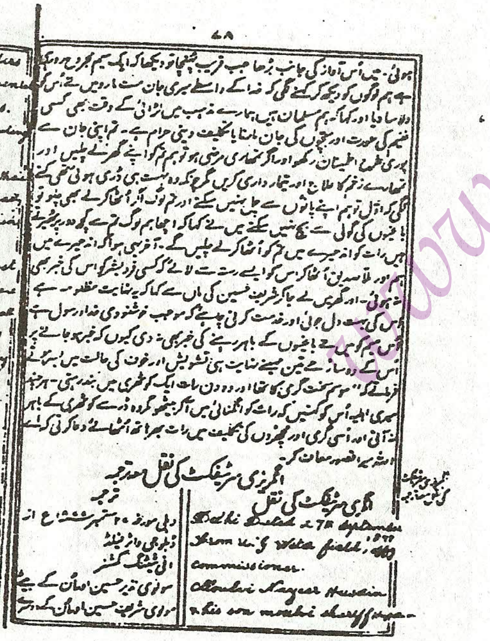

۷۸

ہوئی۔ میں اس آواز کی جانب بڑھا جب قریب پہنچا تو دیکھا کہ ایک میم مجروح پڑی ہے ہم لوگوں کو دیکھ کر کہنے لگی کہ خدا کے واسطے میری جان مت مارو میں نے اس کو دلاسا دیا اور کہا کہ ہم مسلمان ہیں ہمارے مذہب میں لڑائی کے وقت بھی کسی غنیم کی عورت اور بچوں کی جان مارنا یا تکلیف دینی حرام ہے۔ تم اپنی جان سے پوری طرح اطمینان رکھو اور اگر تمہاری مرضی ہو تو ہم تم کو اپنے گھر لے چلیں اور تمہارے زخم کا علاج اور تیمار داری کریں۔ گر چونکہ وہ بہت ہی ڈری ہوئی تھی کہنے لگی کہ اول تو ہم اپنے پاؤں سے چل نہیں سکتے اور تم لوگ اگر اٹھا کر لے بھی چلو تو باغیوں کی گولی سے بچ نہیں سکتے۔ میں نے کہا کہ اچھا ہم لوگ تم سے پھر [illegible] ملیں گے اور رات کو اندھیرے میں تم کو اٹھا کر لے چلیں گے۔ آخر یہی ہوا کہ اندھیرے میں ہم اور ملا صدیق اٹھا کر اس کو ایسے رستہ سے لائے کہ کسی فرد بشر کو اس کی خبر بھی نہ ہوئی۔ اور گھر میں لے جا کر شریف حسین کی ماں سے کہا کہ یہ نہایت مظلوم ہے اس کی بہت دل جوئی اور خدمت کرنی چاہیے کہ موجب خوشنودی خدا اور رسول ہے۔ اس میم کو ہم نے باغیوں کے باہر رہنے کی خبر بھی نہ دی کیوں کہ خبر ہو جاتے پر اس کے وہ ساڑھے تین مہینے نہایت ہی تشویش اور خوف کی حالت میں بسر ہوتے۔ فرماتے کہ "موسم سخت گرمی کا تھا اور وہ دن رات ایک کوٹھری میں بند رہتی۔ ہر چند سمجھایا اس کو کہتیں کہ رات کو انگنائی میں آکر بیٹھو گر وہ ڈر سے کوٹھری کے باہر نہ آتی اور اسی گرمی اور مچھروں کی تکلیف میں رات بھر ہاتھ اٹھائے دعا کرتی کہ اے اللہ میرا قصور معاف کر۔

انگریزی سرٹیفکٹ کی نقل معہ ترجمہ

انگریزی سرٹیفکٹ کی نقل	ترجمہ
Delhi Dated 27th September 1866 From W. J. Wata field, Ass commissioner. Moulvi Nazeer Husain & his son moulvi shariff hussain	دہلی مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۶۶ء از ڈبلیو جی واٹر فیلڈ اسسٹنٹ کمشنر مولوی نذیر حسین اور ان کے بیٹے مولوی شریف حسین اور ان کے دیگر

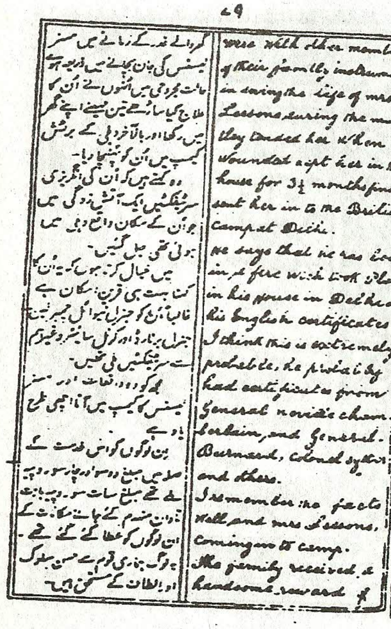

۷۹

were with other members of their family instrumental in saving the life of mrs. Lessons during the mutiny they tended her when wounded and kept her in their house for 3½ months finally sent her in to the British camp at Delhi.	گھر والے غدر کے زمانے میں مسز لیسنس کی جان بچانے میں ذریعہ ہوئے حالت مجروحی میں انہوں نے ان کا علاج کیا ساڑھے تین مہینے اپنے گھر میں رکھا اور بالآخر دہلی کے برٹش کیمپ میں ان کو پہنچا دیا۔
He says that he has lost in a fire which took place in his house in Delhi all his English certificates	وہ کہتے ہیں کہ ان کی انگریزی سرٹیفکٹیں ایک آتش زدگی میں جو ان کے مکان واقع دہلی میں ہوئی تھی جل گئیں۔
I think this is extremely probable, he probably had certificates from General Neville Chamberlain, and General Barnard, colonel Sykes and others.	میں خیال کرتا ہوں کہ یہ ان کا کہنا بہت ہی قرین قیاس ہے غالباً ان کو جنرل نیول چیمبرلین جنرل برنارڈ اور کرنل سائیکس وغیرہم سے سرٹیفکٹیں ملی تھیں۔
I remember the facts well and mrs Lessons coming in to camp.	مجھ کو وہ واقعات اور مسز لیسنس کا کیمپ میں آنا اچھی طرح یاد ہے۔
The family received a handsome reward of	ان لوگوں کو اس خدمت کے صلہ میں مبلغ دو سو اور چار سو روپیہ ملے تھے مبلغ سات سو روپیہ بابت واجبات منہدم کئے جانے مکانات کے ان لوگوں کو عطا کئے گئے تھے۔ یہ لوگ ہماری قوم سے حسن سلوک اور الطاف کے مستحق ہیں۔

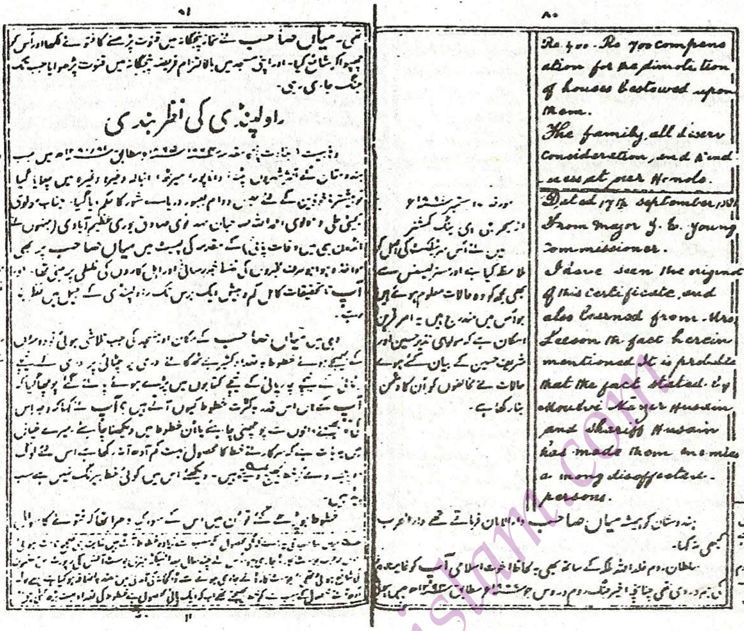

۹۱

تھی۔ میاں صاحب نے نماز پنجگانہ میں قنوت پڑھنے کا فتوے لکھا اور اس کو چھپوا کر شائع کیا۔ اور اپنی مسجد میں بالالتزام فریضہ پنجگانہ میں قنوت پڑھوایا جب تک جنگ جاری رہی۔

راولپنڈی کی نظر بندی

[illegible] مقدمہ [illegible] مطابق [illegible] میں جب ہندوستان کے متعدد شہروں پٹنہ، [illegible]، میرٹھ، انبالہ وغیرہ وغیرہ میں چلایا گیا تو بیشتر [illegible] گئے [illegible] دوام بعبور دریائے شور کا حکم دیا گیا۔ جناب مولوی یحییٰ علی و مولوی احمد اللہ صاحبان [illegible] صادق پوری عظیم آبادی (جنہوں نے انڈمان ہی میں وفات پائی) کے مقدمہ کی پشت میں میاں صاحب پر بھی مواخذہ ہوا جو صرف مخبروں کی غلط خبر رسانی اور اہل کاروں کی غلطی پر مبنی تھا۔ [illegible] آپ [illegible] تحقیقات کامل کم و بیش ایک برس تک راولپنڈی کے جیل میں نظر بند رہے۔

[illegible] میاں صاحب کے مکان اور مسجد کی جب تلاشی ہوئی تو دوسروں کے بھیجے ہوئے خطوط بہ تعداد کثیر [illegible] چٹائی پر [illegible] کے نیچے کتابوں میں پڑے ہوئے پائے گئے۔ پوچھا گیا کہ آپ کے نام اس قدر بکثرت خطوط کیوں آتے ہیں؟ آپ نے کہا کہ وجہ اس کی بھیجنے والوں سے پوچھنی چاہئے یا ان خطوط میں دیکھنا چاہئے۔ میرے خیال میں یہ بات ہے کہ سرکار نے خط کا محصول بہت کم آدھ آنہ کیا ہے اس لئے لوگ [illegible] بھیج دیتے ہیں۔ دیکھئے اس میں کوئی خط بیرنگ نہیں ہے سب [illegible]

خطوط جو پڑھے گئے تو ان میں اس کے سوا کچھ [illegible] فتوے [illegible]

[illegible]

۸۰

مورخہ ۱۰ ستمبر [illegible]

از میجر جی ای ینگ کمشنر

میں نے اس سرٹیفکیٹ کی اصل کو ملاحظہ کیا ہے اور مسز لیسن سے بھی مجھ کو وہ حالات معلوم ہوئے ہیں جو اس میں مندرج ہیں۔ یہ امر قرین امکان ہے کہ مولوی نذیر حسین اور شریف حسین کے بیان کئے ہوئے حالات نے مخالفوں کو ان کا دشمن بنا رکھا ہے۔

Rs. 400 - Rs 700 compensation for the demolition of houses bestowed upon them.
The family all deserve consideration, and kindness at our hands.

Dated 17th September, 18[illegible]
From Major J. E. Young
Commissioner.
I have seen the original of this certificate, and also learned from Mrs Leeson the fact herein mentioned. It is probable that the fact stated by Moulvi Nazir Husain and Shariff Husain has made them enemies among disaffected persons.

ہندوستان کو ہمیشہ میاں صاحب دارالامان فرماتے تھے دارالحرب کبھی نہ کہا۔

سلطان روم خلد اللہ ملکہ کے ساتھ بھی بلحاظ اخوت اسلامی آپ کو نہایت [illegible]

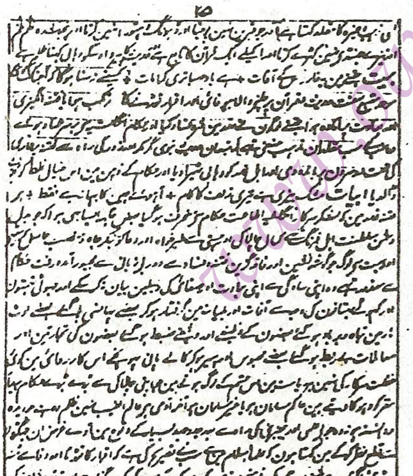

۱۵

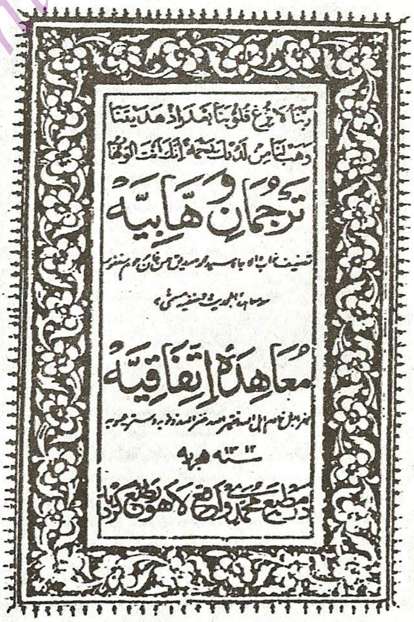

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا
وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ

ترجمانِ وہابیہ

تصنیف نواب والا جاہ سید محمد صدیق حسن خان مرحوم مغفور

[illegible]

معاہدۂ اتفاقیہ

[illegible]

سنہ ۱۳۱۲ ہجریہ

در مطبع محمدی واقع لاہور طبع گردید

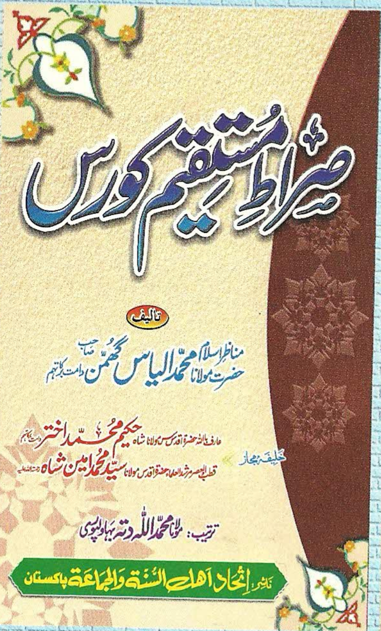
صراطِ مستقیم کورس

تالیف

مناظرِ اسلام حضرت مولانا محمد الیاس گھمن صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز
عارف باللہ حضرۃ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر دامت برکاتہم
قطب العصر مرشد العلماء حضرۃ اقدس مولانا سید محمد امین شاہ رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب: مولانا محمد اللہ دتہ بہاولپوری

ناشر: اتحاد اھل السنۃ والجماعۃ پاکستان

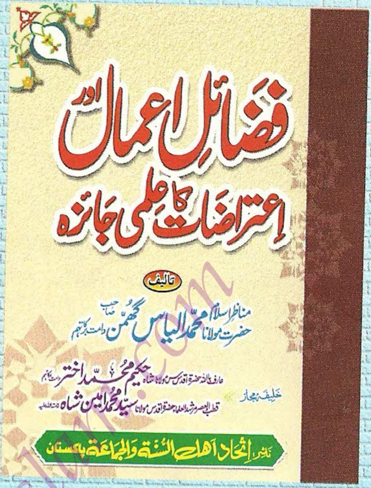
فضائلِ اعمال پر اعتراضات کا علمی جائزہ

تالیف

مناظرِ اسلام حضرت مولانا محمد الیاس گھمن صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز
عارف باللہ حضرۃ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر دامت برکاتہم
قطب العصر مرشد العلماء حضرۃ اقدس مولانا سید محمد امین شاہ رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: اتحاد اھل السنۃ والجماعۃ پاکستان

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ

ہر قسم کی کتب، مناظرہ کی سی ڈیز اور کیسٹیں دستیاب ہیں

فہرست کتب

- تسکین الاذکیاء فی حیات الانبیاء
- انوارات صفدر
- ارمغان حق
- چھپے راز
- آئینہ غیر مقلدیت
- غیر مقلدین کی ڈائری
- غیر مقلدین کیلئے لمحہ فکریہ
- عقائد اہل السنۃ والجماعۃ
- مسائل اہلحدیث
- بارہ مسائل
- خطبہ صدارت
- میں حنفی کیسے بنا؟
- اسلام کے نام پر ہوئی پرستی
- مناظرہ حیات النبی
- الہدیٰ انٹرنیشنل کیا ہے؟
- صراط مستقیم کورس

ویڈیو بیانات

حمد و نعت .... مزنگ لاہور
حمد و نعت .... اچھرہ لاہور
شانِ مصطفیٰ ﷺ .... سیالکوٹ
امام بخاری تمہارے یا ہمارے .... خانپور

فہرست سی ڈیز

مناظرہ	موضوع	مقام
=	رفع یدین	گوجرانوالہ
=	طلاق ثلاثہ	تونسہ نمبر ۲ گوجرانوالہ
=	عقائد علماء دیوبند	دولت نگر
=	قراۃ خلف الامام	ملتان
=	رفع یدین	بہاولنگر

نوٹ: بذریعہ ڈاک منگوانے کا بھی انتظام ہے ڈاک خرچ خریدار کے ذمے ہوگا۔ ادارہ

Tel: 048-3881487 Cell: 0300-8574601